عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۵ تا ۱۲ / صفر المظفر ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ / ستمبر ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۳۶

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
روشن ستارے

پاکستان کی سالمیت کے خلاف

تازہ قادیانی سازشیں

دینی مدارس اور حکمۂ تعلیم

معاملات میں کشادہ دلی کی ضرورت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

تین طلاق کا شرعی حکم

س:......مفتی صاحب! میں نے اپنی بیوی کو غصہ میں تین بار طلاق دی ہے اور یہ طلاق حمل کے دوران دی تھی۔ اس وقت میری بیوی کو چار ماہ کا حمل تھا اور طلاق کے الفاظ یہ تھے: ”میں تمہیں طلاق دیتا ہوں، میں تمہیں طلاق دیتا ہوں، میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔“ اس کے بعد سے میں بیوی سے الگ ہوں اور اب بچے کی پیدائش بھی ہوگئی ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا مذکورہ طلاق ہوگئی یا نہیں اور اگر ہوچکی ہے تو اب نکاح بحال یا برقرار رکھنے کی کیا صورت ہوگی؟

ج:...... بصورت مسؤلہ سائل کی بیوی پر مذکورہ جملوں سے تین طلاق واقع ہوچکی ہیں اور یہ اپنے شوہر پر حرمت مغلظہ کے ساتھ حرام ہوچکی ہے، اب میاں بیوی کی حیثیت سے ان کا ایک ساتھ رہنا، اٹھنا ،بیٹھنا اور میل جول رکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ بچے کی پیدائش سے چونکہ عدت بھی پوری ہوچکی ہے، لہٰذا سائل کی بیوی اب آزاد ہے، جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے اور اگر سائل اور اس کی طلاق شدہ بیوی دوبارہ نکاح قائم کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ سوال میں درج ہے تو اس کا طریقہ قرآن کریم اور احادیث نے یہ بتایا ہے کہ بیوی کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور اس کے ساتھ وظیفۂ زوجیت بھی پورا کرے، اس کے بعد اگر یہ شخص (دوسرا شوہر) کسی بھی وجہ سے اسے طلاق دے دے یا اس کا انتقال ہوجائے تو بیوی کی عدت گزر جانے کے بعد ہی سابقہ شوہر اور اس کی طلاق شدہ بیوی دوبارہ نکاح کرسکیں گے، اس کے علاوہ دوبارہ نکاح کی اور کوئی صورت نہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔“ (البقرۃ:۲۳۰)

ترجمہ: ”پھر اگر شوہر (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ (مطلقہ عورت) اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ کسی اور شوہر سے نکاح نہ کرے۔“

(آسان ترجمہ،ص:۱۰۸)

ا:...” و فی الحدیث: عن عائشة رضی اللّٰہ عنہا قالت: جائت امرأة رفاعة القرظی الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فقالت: انی کنت عند رفاعة، فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت بعده عبدالرحمن بن الزبیر ومامعه الا مثل هدبة التوب، فقال: أتریدین ان ترجعی الی رفاعة؟ قالت نعم: قال: لا! حتی تزوقی عسیلته ویذوق عسیلتک، متفق علیه۔“ (مشکوٰۃ المصابیح:۲۸۴/۲،طبع قدیمی)

۲:...”وفی الهدایة: وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة واثنتین فی الأمة لم تحل له حتی تنکح زوجاً غیره نکاحاً صحیحاً ویدخل بها ثم یطلقها اویموت عنها، والأصل فیه قوله تعالیٰ: ”فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ“ والمراد الطلقة الثالثة۔“ (ہدایہ:۳۹۹/۲ کتاب الطلاق باب الرجعة، طبع مکتبہ شرکت علمیہ ملتان)

واللّٰہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ ﷺ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۹ ۵تا۱۲/صفر المظفر ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۴تا۳۰/ستمبر ۲۰۲۰ء شمارہ:۳۶

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

تازہ قادیانی سازشیں!	۴	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
معاملات میں کشادہ دلی کی ضرورت!	۸	مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی
صحابہ کرام.... روشن ستارے	۱۱	مولانا محمد زکریا نعمانی
قادیانیت کے خلاف عدالتی چارہ جوئی (۳)	۱۳	الحاج گوہر رحمٰن ایڈووکیٹ
’’واذ کففت‘‘ سے متعلق قادیانی سوال کا جواب	۱۵	مولانا عبدالحکیم نعمانی
دینی مدارس اور محکمہ تعلیم	۲۰	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۲	ادارہ
رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام......	۲۶	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

پاکستان کی سالمیت کے خلاف

تازہ قادیانی سازشیں!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ و سلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

برطانوی پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسز کے تقریباً ۴۰ ارکان پر مشتمل ’’آل پارٹیز پارلیمنٹری گروپ فار دی احمدیہ کمیونٹی‘‘ کی طرف منسوب قادیانیوں نے ۲۰؍جولائی ۲۰۲۰ء کو پاکستان کے خلاف سنگین الزامات پر مبنی ایک انتہائی خطرناک رپورٹ جاری کی ہے۔ جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف ظلم جبر، استبداد اور بین الاقوامی انتہاء پسندی میں اضافہ ریاست پاکستان کی سرپرستی میں ہورہا ہے۔ اس رپورٹ کا ٹائٹل یہ ہے:

"suffocation of the faithful

The persecution of ahmadi muslims in pakistan and the Rise of international

Extremist"

یہ بنیادی اور مبینہ طور پر یک طرفہ انکوائری ہے جو کہ اس گروپ کی چیئرپرسن شوون مکڈونہ ممبر پارلیمنٹ کی زیر سرپرستی کروائی گئی۔ اس کے وائس چیئرمین ۱۱ ارارکان پارلیمنٹ ہیں۔ دیگر تیس سے زیادہ ارکان پارلیمنٹ اس کے ممبر ہیں۔ اگرچہ اس کو ایک انکوائری کا نام دیا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں پاکستانی ہائی کمیشن لندن یا پاکستانی وزارت خارجہ کی طرف سے کوئی مؤقف نہیں لیا گیا۔ پاکستان کے خلاف نہایت سنجیدہ الزامات پر مبنی ۱۶۷ صفحات پر مشتمل رپورٹ جاری کردی گئی ہے۔ رپورٹ میں خود ہی جج، جیوری اور پراسیکیوٹر کا کام کیا گیا ہے۔ اس گروپ کی چیئرپرسن کے مطابق قادیانیوں پر یہ ظلم وجبر پاکستانی ریاست میں کیا جارہا ہے۔ (state spurored persecution) مبینہ طور پر یہ رپورٹ قادیانیوں نے لکھی ہے اور برطانوی پارلیمنٹ کے ارکان نے بغیر پڑھے دستخط کردیئے ہیں۔ اس میں ایک اور اہم نکتہ نظر آتا ہے کہ برطانیہ میں میڈیا کو ریگولیٹ کرنے کے ادارے ofcom اور چیریٹی کمیشن میں اس بات پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے کہ قادیانیوں کو قادیانی مت لکھا اور کہا جائے، بلکہ انہیں احمدی مسلم کہا اور لکھا جائے۔ یہ اصطلاح برطانیہ میں سرکاری سرپرستی میں مسلمانوں کے اوپر مسلط کی جارہی ہے۔ مسلمانوں کے زیر سایہ چلنے والے ریڈیو اور ٹی وی اسٹیشن کو یہ بات نہ ماننے پر جرمانے کئے جارہے ہیں۔

دوسری جانب مسیح برادری مورمن (mormons) جو ہواوٹنس (Jehovah witness) طرح کی برادریوں کے ساتھ کرسچن نہیں لکھا جاتا۔ کیونکہ وہ عیسائیوں کے بنیادی عقیدے تثلیث کو نہیں مانتے۔ مسیحی برادری حکومت کو اجازت بھی نہیں دیتی کہ انہیں عیسائی لکھا یا مانا جائے۔ جب کہ قادیانیوں کے ساتھ مسلم لگا کر ایک منظم کوشش کے ذریعہ ان نان مسلمانوں کو مسلمانوں پر مسلط کیا جارہا ہے۔

رپورٹ میں الزام لگایا گیا ہے کہ پاکستان میں ہر ایک احمدی کو اپنی پیدائش سے موت تک ظلم و جبر کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کو ووٹ کے حق سے محروم کردیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ ریاست کی سرپرستی میں ہورہا ہے۔ جب کہ یہ سراسر حقیقت کے برعکس ہے۔ پاکستان میں تمام اقلیتی برادریوں کے افراد ووٹ ڈالنے کا حق رکھتے ہیں۔ قادیانی بھی آئین پاکستان کے مطابق غیر مسلم اقلیت ہیں اور انہیں دیگر اقلیتوں کی طرح ووٹ ڈالنے کا پورا حق ہے۔ یہ رپورٹ پاکستان کو سازش کی کھائی میں گرانے کی کوشش ہے۔ اس رپورٹ میں پاکستان کے وزیر برائے پارلیمانی امور جناب علی محمد خان پر بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ وہ قادیانیوں کے قتل کے حق میں ہیں۔

رپورٹ میں مختلف ملکوں میں اپنی مرضی سے چلے جانے والے قادیانیوں کو برطانیہ اور یورپ میں پناہ گزین کا درجہ دینے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ جو اصل قادیانی جماعت کا منشاء اور اس رپورٹ کا حاصل ہے۔ قادیانی رپورٹ کے مرتبین نے رپورٹ میں بڑی چالاکی سے برطانوی حکومت کو یہ بات باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ اب برطانیہ میں بھی قادیانیوں کے خلاف نفرت کا اظہار شروع ہوگیا ہے۔ اس رپورٹ میں اسد شاہ قادیانی کے ۲۰۱۶ء میں گلاسگو میں قتل کا تذکرہ بھی اس طرح کیا گیا ہے، جیسے اس میں پاکستان کا ہاتھ ہے۔ جبکہ اسد شاہ نے خود مرزا صاحب کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تھا (جس کا ثبوت یوٹیوب پر موجود ہے) لہٰذا قادیانیوں نے اسد شاہ کو قادیانیت سے خارج کردیا تھا، لیکن اس قتل کو قادیانی اپنے مفاد کے لئے خوب استعمال کررہے ہیں۔

اس رپورٹ میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف نفرت پھیلانے والوں کا برطانیہ میں داخلہ بند کیا جائے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سارا دباؤ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والوں پر ڈالا جارہا ہے تاکہ ان کی زبان بندی کی جاسکے تاکہ کوئی بھی مسلمان جھوٹے مدعیان نبوت کی نفی نہ کرسکے۔

اس رپورٹ کی ایگزیکٹو سمری میں صاف نظر آتا ہے کہ یہ قادیانیوں کی طرف سے تیار کی گئی ہے۔ کیونکہ آغاز میں ہی مرزا غلام احمد کے نام سے پہلے لفظ ''حضرت'' کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح جہاں رپورٹ میں مرزا طاہر اور مرزا مسرور کا نام آیا ہے ان سے پہلے بھی لفظ ''حضرت'' استعمال کیا گیا ہے اور ۱۹۰۱ء میں افغانستان میں مرنے والے پہلے قادیانی کے لئے لفظ ''شہید'' استعمال کیا گیا ہے۔ جب کہ برطانیہ میں مسیحی ادارے، ممبران پارلیمنٹ، خود چرچ آف انگلینڈ اور پادری صاحبان تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی ''حضرت'' یا ''شہید'' کا لفظ استعمال نہیں کرتے اور نا کسی مسلمان کے لئے وہ لفظ شہید استعمال کرتے ہیں۔

اس رپورٹ میں قادیانیوں کو غیر متشدد اور پرامن کمیونٹی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمیشن کو چاہئے کہ ان کی پرتشدد کارروائیوں جیسے ۱۹۷۴ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے معصوم طلبہ پر قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں تشدد اور ۱۹۸۴ء میں مولانا اللہ یار ارشد کو اغوا کرکے ان پر تشدد جیسے واقعات سے برطانوی حکومت کو آگاہ کرے۔

رپورٹ کے مندرجات سے بالکل واضح ہے کہ یہ پاکستان کے خلاف یکطرفہ الزامات پر مبنی قادیانیوں کا تیار کردہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اس لئے ہماری وزارت خارجہ کو چاہئے کہ وہ برطانوی ہائی کمشنر کو بلا کر اس رپورٹ پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرائے۔

اس رپورٹ میں پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کو بھی چیلنج کیا گیا ہے اور دعویٰ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں نے ایک سیکولر ریاست بنانے کے لئے تحریک پاکستان میں مرکزی کردار ادا کیا۔ لیکن اسلام پسند یہاں پر شریعہ نظام لاگو کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے انہوں نے قادیانیوں کو تمام بااثر

پوزیشنز سے ہٹادیا ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں نے تو اپنے مرنے والوں کو بھی امانتاً یہاں دفن کیا ہوا ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے پاکستان پر جلد ہی ہندوستان کا قبضہ ہوگا اور اکھنڈ بھارت بنے گا اور وہ اپنے مرنے والوں کی باقیات کو نکال کر قادیان (انڈیا) لے جائیں گے۔

سیکولر ریاست کے قیام کے حوالے سے رپورٹ میں قائداعظم کے ایک بیان کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ: ’’ہندو، ہندو نہیں رہے گا۔ مسلم، مسلم نہیں رہے گا۔‘‘ لیکن اس کو مذہب کے تناظر میں نہ لیا جائے بلکہ سیاسی طور پر لیا جائے۔ جبکہ قائداعظم نے بار بار اپنے بیانات میں فرمایا کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہوگی اور یہ ریاست مدینہ کی طرز پر ہوگی۔ اس پر موجودہ وزیراعظم عمران خان بھی بہت زور دے رہے ہیں۔ قائداعظم نے کہا کہ پاکستان کا مطالبہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا گیا۔ بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔

☆...... یہاں ایک بات اور بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ قادیانیوں کی سماج و ملک کے خلاف مختلف اور خطرناک وافسوس ناک سوچ کے باعث ان کو بااثر عہدوں سے ہٹانے کا کام اس وقت کے منتخب وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو شہیدؒ اور ان کی جمہوری پارٹی حکومت نے اپوزیشن کے ساتھ مل کر متفقہ طور پر کیا تھا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت بھی قرار دیا تھا۔ اس کے بعد صدر پاکستان محمد ضیاء الحقؒ کی حکومت نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے اکثریت کے احساسات اور جذبات کی ترجمانی کی۔

☆...... اس انکوائری رپورٹ میں قادیانیوں کی دو عبادت گاہوں پر ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کے حملوں کا ذکر کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہاں قادیانیوں کی عبادت گاہیں محفوظ نہیں ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ۲۰۱۰ء میں بیرونی طاقتوں کی مداخلت کی وجہ سے پاکستان پر دہشت گردوں نے آرمی، نیوی اور ایئرفورس کے ہیڈکوارٹرز کے ساتھ ساتھ ایئرپورٹس، یونیورسٹیز، کالجز، اسکولز، مساجد، امام بارگاہوں، مزارات، پارکس اور مارکیٹوں پر ہزاروں کی تعداد میں حملے کر کے نہ صرف ان مقامات کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ ساتھ ساتھ ہزاروں لوگوں کی جانیں بھی لیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پاکستان کی نیوی اور آرمی کے ہیڈکوارٹرز، انٹیلی جنس ایجنسی آئی۔ ایس۔ آئی کے دفاتر بھی ان حملوں سے محفوظ نہ رہ سکے۔ جب کہ قادیانی عبادت گاہوں پر دہشت گردی باہر کے ویزے حاصل کرنے کے لئے خود قادیانی قیادت کی شاطرانہ چال سمجھی گئی ہے۔

☆...... ہم قادیانیوں اور ان کی عبادت گاہوں پر حملوں کی پرزور مذمت کرتے ہیں لیکن اس پُرتشدد دور میں پاکستان کی سالمیت کو دہشت گردی سے جس قدر خطرہ تھا، ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی دو عبادت گاہوں پر حملہ پاکستانی ریاست کی سرپرستی میں نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ رپورٹ میں تاثر دینے کی کوشش کی گئی۔ قادیانیوں کی اس تیار کردہ رپورٹ جو بظاہر منسوب ارکان پارلیمنٹ کی طرف ہے اس انکوائری رپورٹ نے برطانوی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستان کو دی والی امداد کو قادیانیوں سے متعلق مطالبات کو تسلیم کرنے سے مشروط کرے۔ یک طرفہ انکوائری رپورٹ میں ہائی کورٹ کے جسٹس جناب شوکت عزیز صدیقی کے ایک فیصلے کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے مسلح افواج اور دیگر اداروں کی اہم پوسٹوں سے قادیانیوں کو ہٹانے کا کہا ہے۔ ہماری وزارت خارجہ کو چاہئے کہ بین الاقوامی سطح پر اس مسئلے کو اجاگر کرے کہ ہماری مسلح افواج اور عدلیہ آزاد اور باوقار ادارے ہیں۔ ان کے فیصلے حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج کا ماٹو ’’جہاد فی سبیل اللہ‘‘ ہے۔ جبکہ قادیانی جماعت کے بانی اور اس کے ارکان جہاد کے منکر ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ فوج اور قادیانی ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔

☆......قادیانیوں کی طرف سے تیار کردہ اس رپورٹ میں پاکستانی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کو ووٹ کا حق، لٹریچر چھاپنے کی اجازت اور مذہبی آزادی دی جائے۔ قادیانی مخالف تقاریر اور مبلغین پر پابندی عائد کی جائے۔ جبکہ برطانوی حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ پاکستان پر دباؤ ڈالے کہ قادیانی مخالف قوانین ختم کرے۔ قادیانیوں کے سکولز، کالج واپس کرے۔ قادیانی پناہ گزینوں کو برطانیہ میں بسایا جائے۔ رپورٹ میں قادیانیوں کو برطانیہ میں مستقل رہائش دلانے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اس ساری کوشش کا بنیادی محور یہی نکتہ ہے۔ جس کے حصول کے لئے رپورٹ کا شاخسانہ کھڑا کیا گیا ہے۔

☆......پاکستانی وزارت خارجہ کو چاہئے کہ وہ پاکستان میں مقیم برطانوی ہائی کمشنر کو طلب کر کے وضاحت حاصل کریں کہ پاکستان کا مؤقف لئے بغیر یہ یکطرفہ انکوائری رپورٹ کیسے چھاپ دی گئی۔ اسے فوراً انٹرنیٹ سے ہٹایا جائے۔ یہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔

☆......اس رپورٹ میں ہندو، شیعہ اور مسیحی برادری کو بھی پاکستان کے خلاف فریق بنایا گیا ہے۔ لہٰذا ان برادریوں کے سرکردہ افراد کے ساتھ ایک پریس کانفرنس کر کے برطانوی حکومت کو ایک واضح پیغام دیا جائے۔

☆......پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذمہ داران اس مسئلے کو ہر سطح پر اٹھا کر عوام الناس میں آگاہی اور شعور پیدا کریں۔

☆......پاکستان کے انٹیلی جنس ادارے اس بات کی تحقیق کریں کہ لندن میں پاکستانی سفارت کار اس معاملے پر خاموش کیوں ہیں۔

☆......اسلام اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ اس لئے حکومت وقت کو چاہئے کہ اقلیتوں کے تحفظ کو مزید یقینی بنایا جائے۔

☆......حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کو اس رپورٹ کے تیار کرنے پر اور پاکستان کو بدنام کرنے اور پاکستان پر اقتصادی پابندیاں لگوانے کے لئے پاکستان کے خلاف سازش کرنے پر قادیانی جماعت کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرے۔

☆......حکومت پاکستان، وزارت خارجہ، بیرون کے سفارت خانوں کو حقائق پر بریفنگ دے کر پاکستان کو بدنام کرنے کی قادیانی چال کو ناکام بنانے کے لئے مؤثر اقدامات کرے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین

"لا نبی بعدی"

خود میرے نبی ﷺ نے، بات یہ بتادی! لا نبی بعدی　　ہر زمانہ سن لے، یہ نوائے ہادی! لا نبی بعدی
لمحہ لمحہ ان کا طاق میں ہوا کے جگمگانے والا　　آخری شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجۂ خدا میں آپ ﷺ نے صدا دی! لا نبی بعدی　　تھے اصول جتنے، ان کے ہر سخن میں، نظم ہوگئے ہیں
دیں کے سارے رستے، آپ ﷺ تک پہنچ کر، ختم ہوگئے ہیں　　ذات حرف آخر، بات انفرادی! لا نبی بعدی
ارتقائے عالم، کردیا خدا نے، صرف نام اُن کے　　ان کی خوش نصیبی، جن کے ہیں وہ آقا، جو غلام ان کے
گونجے وادی وادی، آپ کی منادی! لا نبی بعدی　　ان کے بعد ان کا، مرتبہ کوئی بھی، پائے گا نہ لوگو!
ظلی یا بروزی اب کوئی پیمبر آئے گا نہ لوگو!　　آپ یہ کہہ کر مہر ہی لگادی! لا نبی بعدی

نعت گو: مظفر وارثی مرحوم　　مرسلہ: محمد وسیم غزالی

معاملات میں
نرمی، وسعت اور کشادہ دلی کی ضرورت

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت ومشیت سے دنیا کا نظام اس طرح بنایا ہے کہ یہاں ایک شخص متبوع اور دوسرا اس کے تابع ہے، ایک شخص محکوم اور دوسرا اس پر حاکم ہے، ایک شخص امیر اور دوسرا اس کا مطیع ہے۔ ساتھ ہی اس فرقِ مراتب اور تفاوتِ احوال کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا: اگر اللہ اپنے تمام بندوں کے لئے رزق وسیع کردیتا تو وہ ضرور زمین میں فساد پھیلاتے۔ (الشوریٰ:27) یعنی اگر رب کائنات اپنے تمام بندوں کا رزق ایک جیسا کردیتے تو عین ممکن تھا کہ لوگ مال و دولت کے نشے میں چور ہو کر بغاوت و سرکشی پر اتراتے اور زمین کو فتنہ وفساد سے بھر دیتے، نیز جب کوئی کسی کا محتاج نہ ہوتا تو ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنا بھی دشوار ومحال ہوجاتا، مثلاً کوئی گندگی صاف کرنے کے لئے تیار نہ ہوتا، کوئی سامان اٹھانے پر راضی نہ ہوتا، کوئی تعمیراتی کاموں میں محنت مزدوری کے لئے آمادہ نہ ہوتا، یوں نظامِ عالَم میں جو بگاڑ پیدا ہوتا، اسے ہر عقل مند بہ آسانی سمجھ سکتا ہے۔

مذکورہ آیت کے ذیل میں امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبیؒ (المتوفی:671ھ) فرماتے ہیں: ’’اگرچہ بندوں کی بہتری اور فائدے کے کام کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب نہیں، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے اَفعال حکمتوں اور مصلحتوں سے خالی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے حال کو جانتا ہے کہ اگر اس پر دنیا کا رزق وسیع کردیا تو یہ وسعت بندے کے اعمال کو فاسد کردے گی، اس لئے اس پر رزق تنگ کردینے میں اسی کی مصلحت اور بہتری ہے، لہٰذا کسی پر رزق تنگ کردینے میں اس کی توہین مقصود نہیں اور نہ ہی کسی پر رزق کشادہ کردینا اس کی فضیلت کا سبب ہے۔ مزید فرماتے ہیں: ’’تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ اپنے کسی فعل پر جواب دِہ نہیں؛ کیونکہ وہ علی الاطلاق مالک ہے۔ (ملخص از تفسیر قرطبی، سورۃ الشوریٰ)

امام ابونعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق اصفہانی (المتوفی:430ھ) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب حلی الاولیاء وطبقات الاصفیاء میں حضرت انسؓ سے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ’’بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالداری میں ہے، اگر میں انہیں فقیر کردوں تو اس کی وجہ سے ان کا ایمان خراب ہو جائے گا۔ بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی فقیری میں ہے، اگر میں انہیں مالدار بنادوں تو اس کی وجہ سے ان کا ایمان خراب ہوجائے گا۔ بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی صحت مند رہنے میں ہے، اگر میں انہیں بیمار کردوں تو اس بنا پر ان کا ایمان خراب ہو جائے گا۔ بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کی ایمان کی بھلائی بیمار رہنے میں ہے، اگر میں انہیں صحت عطا کردوں تو اس کی وجہ سے ان کا ایمان خراب ہوجائے گا۔ میں اپنے علم سے اپنے بندوں کے معاملات کا انتظام کرتا ہوں، بے شک میں علیم وخبیر ہوں۔

مذکورہ تمہید کی روشنی میں یہ بات الم نشرح ہوگئی کہ غربت وثروت، امیری وفقیری، صحت و بیماری اور خوشحالی و تنگ معاشی کا تعلق تقسیم خداوندی سے ہے؛ اس لئے بندوں کو چاہیے کہ وہ اس کی تقسیم پر راضی اور تقدیر پر خوش رہیں۔ ہاں! دولت مند کا فریضہ ہے کہ وہ اللہ کی دی ہوئی دولت میں سخاوت و فیاضی سے کام لے اور محتاجوں کی حاجت برآری کرے؛ جب کہ مفلس و غریب کو چاہیے کہ وہ قناعت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے اور لوگوں کے سامنے دست سوال دراز نہ کرے۔

ان دنوں انسانی تاریخ کے سب سے طویل ترین لاک ڈاؤن کے بعد ہر شخص معاشی بحران کا شکار اور مختلف پریشانیوں سے دو چار ہے، جسے دیکھئے فکر امروز میں غلطاں اور اندیشۂ فردا میں

بیچاں نظر آرہا ہے۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کا معاملہ کریں، ہم دردی سے پیش آئیں، ایک دوسرے کے دکھ درد کا احساس کریں۔ جو مکان دار ہے وہ اپنے کرائے دار کو قسطوں میں کرایہ ادا کرنے کی مہلت دے، جو قرض وصول کرنے والا ہے وہ اپنے مقروض کو چند ماہ تاخیر سے قرض لوٹانے کا موقع دے، جو مالک وعہدیدار ہے وہ اپنے ملازم کا حسب وسعت خیال رکھے۔ اگر ہم دنیا کی مختصر زندگی میں اس حوالے سے بھی خلق خدا کے کام آئیں گے تو کل آخرت کی ابدالآباد زندگی میں خالق کائنات ہمارے کام آئے گا اور ہمارا بیڑا پار ہو جائے گا۔

آج کتنے اہل ثروت ایسے ہیں جو باہر تو خدمت خلق کے مختلف کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں؛ مگر ان کے قریبی رشتے دار فاقہ و افلاس کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ آج کتنے تاجر ایسے ہیں جو دست سوال دراز کرنے والوں کے ساتھ تو داد و دہش کا معاملہ کرتے ہیں؛ مگر دکان پر آنے والے ایک غیرت مند غریب کے جذبات و احساسات سے ناواقف ہیں۔ آج کتنے خوش حال ایسے ہیں جو خود تو تین وقت انواع واقسام کی غذاؤں سے لذتِ کام و دہن کا سامان کر رہے ہیں؛ مگر ان کے گھر سے متصل ان کا عیال دار پڑوسی نان شبینہ کا محتاج ہے۔ آج جہاں عمومی اعتبار سے خدمت خلق اور انفاق فی سبیل اللہ کے کاموں میں سرگرمی دکھانا ضروری ہے، اتنی یا اس سے بدرجہا زیادہ اپنے گرد و پیش میں موجود، اپنی ذات سے وابستہ اور اپنی دکان و مکان میں برسرکار ضرورت مندوں کی خبرگیری بھی ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خود تو شکم سیر ہو اور اس کا ''پڑوسی'' بھوکا رہے، وہ ایمان دار نہیں۔ (مشکوۃ)

وسعت کرنے والے کے لئے خوشخبری:

حضرت امام بخاری (المتوفی: 256ھ) نے اپنی صحیح کی کتاب البیوع میں ایک باب اس طرح قائم کیا ہے: خرید و فروخت کے وقت نرمی اور وسعت و فیاضی کے بیان میں اور اس باب میں ایک روایت معروف صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر شخص خواہ دکاندار ہو یا خریدار اپنا معاملہ نرمی اور سنجیدگی کے ساتھ انجام دے، سختی، ترش روئی اور بد زبانی سے پیش نہ آئے، اسی طرح اپنا حق اور قرضہ وصول کرنے والا سختی نہ کرے درشت لہجہ استعمال نہ کرے، نرمی اور سنجیدگی سے کہے۔ اس طرح معاملہ کرنے پر خدا تعالیٰ کی رحمت اترتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی کوئی ضرورت پوری کرے وہ ایسا ہے جیسے اس نے حج اور عمرہ کیا۔ (جامع صغیر)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلے گزشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس (موت کے وقت) فرشتے آئے اور پوچھا کہ تو نے کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں؟ روح نے جواب دیا کہ میں اپنے نوکروں سے کہا کرتا تھا کہ وہ مالدار لوگوں کو (جو ان کے مقروض ہوں) مہلت دے دیا کریں اور ان پر سختی نہ کریں اور محتاجوں کو معاف کر دیا کریں۔ راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر فرشتوں نے بھی اس سے درگزر کیا اور سختی نہیں کی۔ (بخاری)

لوٹ پیچھے کی طرف:

مشہور مغربی مصنف سٹین لی پول نے اپنی کتاب ''اسلام ان چائنا'' میں مسلمان تاجروں کی خوبیوں کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: ''وہ تجارتی معاملات میں امانت دار تھے اور کبھی خیانت کا ارتکاب نہیں کیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ یہاں چین میں منصب قضاء تک پہنچے اور حاکم بنے تو انہوں نے ظلم کیا نہ کبھی طرف داری سے کام لیا۔ وہ عزت والے تھے اور عزت کرتے تھے۔ وہ متعصب نہ تھے؛ بلکہ جہاں تک شریعت اسلامیہ انہیں اجازت دیتی تھی وہ فراخ دل اور عالی نفس تھے۔ وہ چینیوں کے ساتھ یوں مل جل کر رہتے تھے جیسے کہ ایک ہی خاندان کے افراد رہتے ہیں۔''

ایک طرف وابستگان اسلام کے یہ بلند اخلاق کہ اغیار بھی اعتراف پر مجبور اور دوسری طرف ہماری حالت زار۔ آج کے اس خزاں رسیدہ معاشرے میں اخلاق و کردار، حسن معاملت اور نرمی و ملاطفت کے آثار مٹتے جا رہے ہیں؛ جس کی بنیادی وجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ سے دوری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم قوموں میں رسوا اور ذلیل ہو رہے ہیں اور بگاڑ کا گھن ہمیں دیمک کی طرح کھاتا جا

رہا ہے۔ ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہم لوگوں کے ساتھ وہی معاملہ کرتے ہیں جو انہوں نے ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام نہ کرو کہ یوں کہنے لگو! اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں اور اگر لوگ ہمارے اوپر ظلم کریں تو ہم بھی ان پر ظلم کریں؛ بلکہ تم اپنے آپ کو اس بات پر قائم رکھو کہ اگر لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور اگر لوگ برا سلوک کریں تب بھی تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی)

ہم کیا کرسکتے ہیں؟

آج صورت شمع جلنے اور دوسروں کا گھر روشن کرنے والے نایاب نہ سہی کم یاب ضرور ہیں، انسانیت کا وقار باقی رکھنے اور انسانی حقوق کی پاس داری کرنے والوں کا فقدان ہوتا جارہا ہے، کسی کو دکھ اور تکلیف کے عالم میں دیکھ کر تڑپ اٹھنے اور مقدور بھر سعی وکوشش کے ذریعہ مجبوروں کے دکھوں کا مداوا کرنے والے کم ہوتے جارہے ہیں، غریبوں کی حمایت، درد مندوں اور ضعیفوں سے محبت کو مطمح نظر رکھنے والے کروڑوں میں ہزار بھی نہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنی اپنی استطاعت کے مطابق بندگان خدا کے ساتھ فراخی وسہولت کا معاملہ کرے، تجار اپنی تجارت میں، قرض خواہ قرض طلبی میں اور دیگر حقوق کا تقاضا کرنے والے اپنے تقاضے میں نرمی سے کام لیں۔ اس وقت کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کے کئی طریقے ہوسکتے ہیں، مثلاً کسی کو راشن کی ضرورت ہے اسے راشن دے دیا، گھر میں سامان کی ضرورت ہے اسے بروقت عطا کردیا، کوئی ضعیف وناتواں شخص پھل فروخت کررہا ہے، اس سے پھل خرید لئے، کوئی دوائی کے لئے پریشان ہے اس کی مدد کردی، کوئی قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے اس کے حق میں سفارش کردی، کوئی میت کی تجہیز وتکفین کے لئے سرگرداں ہے، اس کی معاونت کردی۔ وغیرہ

اخیر میں دعا ہے کہ حق تعالیٰ ہمیں اپنی استطاعت کے مطابق محتاجوں کی امداد کے لئے نتیجہ خیز کوشش کرنے والا بنائے۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

۷؍ستمبر ختم نبوت کے منکرین کی ہزیمت کا دن ہے: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مسلمان آج کے روز سجدہ شکر بجالائیں: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) ۷؍ستمبر کا دن شہدائے ختم نبوت کی یاد دلاتا ہے، ہزاروں مسلمانوں کی قربانیوں کی بدولت عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ممکن ہوپایا۔ آئین پاکستان کو تسلیم نہ کرنے کی بدولت قادیانی ملک کے غدار ہیں، قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے مصور پاکستان علامہ اقبال نے کیا۔ آج کے روز ہم عہد کرتے ہیں کہ ختم نبوت کا دفاع آخری سانس تک کرتے رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امراء مولانا حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی و مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد اور دیگر نے، اپنے ایک اخباری بیان میں کیا۔ ۷؍ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت کی مناسبت سے شہر کراچی کی مختلف مساجد میں خطاب کرتے ہوئے قائدین ومبلغین ختم نبوت اور دیگر علماء نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد اب کسی کو نبی نہیں بنایا جائے گا، آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور اسے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ دین اسلام کی بنیاد اور وطن عزیز پاکستان کے آئین کا حصہ ہے۔ اسے تسلیم نہ کرنے والے اسلام اور پاکستان دونوں کے غدار ہیں۔ ۷؍ستمبر انعامِ الٰہی کا دن ہے، اس کی شکرگزاری ہم سب پر لازم ہے۔ ہمارے بزرگوں نے قربانیاں دے کر جو امانت ہمارے سپرد کی ہے، ہم تادمِ آخر اس کی حفاظت کے لئے کوشاں رہیں گے۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکز متصل جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی جس میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ الحدیث مولانا فضل محمد نے خصوصی خطاب کیا، سینکڑوں کی تعداد میں اہلِ اسلام نے شریک ہوکر تجدیدِ عہد وفا کیا۔

صحابہ کرامؓ ..... روشن ستارے

عہد و وفا کے پیکر!

مولانا محمد زکریا نعمانی

اللہ رب العزت نے کائنات میں بسنے والے انسانوں کو راہ راست پہ لانے کے لئے تقریباً سوا لاکھ پیغمبر بھیجے، ہر پیغمبر نے اپنے اپنے وقت میں فلاح انسانیت کے لئے سر توڑ کوششیں کیں، ہر پیغمبر کو کتاب اور شریعت دے کر مضبوط بنایا گیا، آخری پیغمبر، سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے شریعت اور قرآن جیسی عظیم کتاب کے ساتھ سرفراز فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں شریعت اور کتاب عطا کی گئی وہیں ہزاروں کی تعداد میں جاں نثار صحابہ بھی عطا کئے گئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے محبت کرتے تھے جیسے شمع سے پروانے کرتے ہیں، صحابہ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جان نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتے تھے، مکہ کی مشکل زندگی ہو یا مدینہ کی ہجرت کے بعد کی زندگی، صحابہؓ قدم قدم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور کسی بھی مرحلے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے نہیں چھوڑا۔ جہاد کا میدان ہو یا اصحاب صفہ کا چبوترہ، صحابہ کرامؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست استفادہ کیا کرتے تھے۔

اسلام اور دین کی سربلندی کے لئے کافروں اور مسلمانوں کے درمیان لڑی جانے والی احد کی جنگ میں صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر لازوال قربانیاں دیں، تاریخ انسانی اپنے آقا کے لئے ایسی قربانیاں دینے سے قاصر ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب دشمنوں نے چاروں طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تھا، کافروں کا ہجوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیروں اور تلواروں کی برسات کر رہا تھا، صحابہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کے لئے دیوانہ وار خود کو نیزوں اور تلواروں کے سامنے پیش کر رہے تھے، حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی حالت میں دیکھا تو جان ہتھیلی پہ رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھک کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بن گئے اور دشمنوں کے نیزے اور تلواریں اپنی پشت پر لیتے رہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی جان نثاری کا یہ عالم تھا کہ وہ دشمنوں کی تلوار کے وار کو اپنے ہاتھوں سے روک رہے تھے یہاں تک کہ ان کا ایک ہاتھ کٹ کر شل ہو گیا اسی حالت میں بھی وہ کافروں سے لڑتے رہے، ان کے جسم میں انتالیس زخم آئے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نشانہ بازی میں مشہور تھے انہوں نے اس موقع پر اس قدر تیر برسائے کہ کمانیں ٹوٹ گئیں، پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے بٹھا لیا تاکہ دشمنوں کے تیر یا تلوار کا کوئی وار آپ پر نہ لگ سکے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دشمنوں کو دیکھنے کے لئے اپنا سر اٹھاتے تو وہ آپ سے فرماتے: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اپنا سر نیچے رکھیں تاکہ دشمنوں کا کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے۔ یا رسول اللہ! آپ میری پیٹھ کے پیچھے ہی رہیں میرا سینہ آپ کے لئے ڈھال بنا ہوا ہے۔ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تیر اندازی میں بڑے ماہر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تیر اٹھا اٹھا کر دیتے تھے اور فرماتے تھے: ''اے سعد! تیر برساتے جاؤ، تم پر میرے ماں باپ قربان۔'' غرض زندگی کے ہر شعبے میں

> صحابہ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جان نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتے تھے، مکہ کی مشکل زندگی ہو یا مدینہ کی ہجرت کے بعد کی زندگی، صحابہ کرامؓ قدم قدم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور کسی بھی مرحلے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے نہیں چھوڑا

صحابہ کرامؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی برکت اور محنت سے ہم تک قرآن، حدیث، فقہ اور تفسیر کا ذخیرہ پہنچا ہے، اصحاب صفہ بھوک پیاس کی پرواہ کئے بغیر رات دن حصول علم میں لگے رہتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو جمع کر کے انہیں یاد کرتے، ان کے مطابق مسائل کو مستنبط کرتے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین احادیث کو بھی یاد کیا کرتے تھے اور جو قرآن کریم نازل ہوتا تھا اسے بھی یاد کر لیا کرتے تھے۔ انہی ذخیروں کی وجہ سے ہر زمانے میں نئے مسائل کے مطابق احکامات نکالنے میں مدد ملتی ہے۔

بدقسمتی سے ہر زمانے میں لوگوں کا ایک طبقہ ایسا رہا ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سب وشتم کا بازار گرم رکھتا ہے، کبھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازیبا الفاظ کہتے ہیں اور کبھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، حالانکہ یہ دونوں حضرات تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص یار اور راز دار تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تو سراپا آپ پر فدا تھے، ان کے ایمان لانے کا واقعہ ہو، مسلمانوں کی مدد کا وقت ہو یا ہجرت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا وقت ہو، ہر حال میں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توقعات پر پورے اترتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے اسلام میں داخل ہوئے اور دین اسلام کی مضبوطی کا سبب بنے، پھر ان دونوں حضرات نے اپنی چہیتی بیٹیوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق کو مزید مضبوط کیا۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی انتہائی نازیبا جملے استعمال کئے جاتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو آپ کی شریک حیات تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت زیادہ محبت کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شادی سے پہلے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی تصویر دکھائی گئی تھی، آپ کے حق میں بطور برأت کے قرآن کریم میں آیت نازل ہوئی تھی جس کی قیامت تک تلاوت کی جائے گی، وحی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آیا کرتی تھی، آخری عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کی چبائی ہوئی مسواک استعمال فرمائی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوا تھا۔ اتنی ساری خوبیوں کی پیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر یہ طبقہ بڑی بڑی تہمت لگاتا ہے جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان تہمتوں سے پاک اور بہت دور تھیں۔

یہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی توہین آمیز باتیں کرتے ہیں حالانکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وہ پیارے صحابی تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کو لکھا کرتے تھے، اسی طرح بخاری شریف کی ایک حدیث ہے: اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا یعنی میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا، ان کے لئے جنت واجب ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس جہاد میں شریک تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیر رضی اللہ عنہ سے سنن ترمذی اور مسند احمد میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ دعا دی: اللّٰھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھدبہ یعنی: اے اللہ! اسے ہادی، مہدی بنادے اور اس کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔

قرآن مجید میں صحابہ کرام کو اللہ پاک نے اپنی رضا مندی کی سند عطا کی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ. اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے کسی کی بھی اتباع کروگے ہدایت پالوگے۔

لہٰذا صحابہ کے خلاف نازیبا الفاظ کہنے سے پہلے اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے، کیونکہ انہیں اللہ کی طرف سے رضامندی کی سند مل گئی ہے، اب اگر کوئی شخص صحابہ کرامؓ کے بارے میں گستاخی کرتا ہے تو وہ سخت عذاب کا مستحق ہوگا اور اللہ کی جانب سے اس پر پھٹکار ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا بھی سبب ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے بے پناہ محبت کیا کرتے تھے تو جو صحابہ کرام کے خلاف بدزبانی کرے گا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا سبب بنے گا اور بعید نہیں کہ حشر کے دن اسے حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے، وہ جس طرح دنیا میں ذلیل و رسوا ہوا آخرت میں بھی تمام مخلوقات کے سامنے رسوا اور ذلیل ہوگا۔

☆☆..............☆☆

قادیانیت کے خلاف عدالتی چارہ جوئی!

(آخری قسط)

الحاج گوہر رحمٰن ایڈووکیٹ

معزز عدالت عالیہ نے اسی بات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ:

’’قادیانی اور لاہوری گروہوں کو پارلیمنٹ کا غیر مسلم قرار دینا نہایت خوش آئند بات ہے، لیکن اس کے بعد اس ترمیم کا مقصد کماحقہٗ حاصل کرنے کے لئے ضروری اور مناسب قانون سازی نہیں کی گئی۔ جبکہ دوسری جانب قادیانی، لاہوری گروہ کے لوگ مختلف ذرائع استعمال کرتے ہوئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے کہ کسی طریقہ سے ان سے متعلق ترمیمی آرٹیکل کو ناکام اور بے عمل بنا دیں۔ چونکہ قادیانی وغیرہ دوسری غیر مسلم اقلیتوں کی طرح نہیں، جن کی ظاہری شکل وصورت، ان کے نام، رسومات، عبادات اور روزمرہ زندگی کے چال چلن سے ان کا غیر مسلم ہونا آسانی معلوم ہوسکے، اس لئے قادیانی، لاہوری گروہ کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد کچھ ایسے اقدامات بھی اٹھا لینے چاہئے تھے، جن سے ان کی شناخت، پہچان اور جانچ پڑتال کرنا ممکن بنایا جاسکتا۔ چونکہ قادیانیوں کے نام، ظاہر طریقہ نماز اور طریقہ عبادت مسلمانوں سے ملتے جلتے ہیں، اس لئے انہیں غیر مسلم قرار دیئے جانے کے باوجود آئینی ترمیم کا مقصد حاصل نہ کیا جاسکا۔ مثلاً احمد نام قادیانیوں نے اپنے لئے مختص کیا ہوا ہے اور اسی بنیاد پر وہ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں، جس کی انہیں اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ’’احمد‘‘ اسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے، جس کا ذکر دوسری آسمانی کتابوں کے علاوہ قرآن المبارک میں بھی ارشاد فرمایا گیا ہے:

ترجمہ: اور یاد کرو جبکہ حضرت عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تورات کی ان پیشگوئیوں کا تصدیق کرنے والا ہوں، جو مجھ سے پہلے موجود ہیں اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی، جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ تو جب وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آیا ان کے پاس کھلی نشانیوں کے ساتھ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔‘‘ (سورۃ الصف:۶)

اس لئے حالات کی تناظر میں ضروری ہے کہ قادیانیوں کو ’’غلام مرزا‘‘ یا ’’مرزائی‘‘ کے نام سے پکارا جائے نہ کہ ’’احمدی‘‘ نام سے، کیونکہ اس نام سے مسلمانوں، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا صادق عقیدہ رکھتے ہیں، کو غلط فہمی کا شکار بنایا جاسکتا ہے۔ قادیانیوں کو اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ اپنے نام مسلمانوں کے ناموں سے مشابہ رکھتے ہوئے اپنی شناخت و پہچان کو چھپائیں۔ اس لئے یا تو انہیں مسلمانوں کے عام ناموں جیسے نام اپنے لئے موسوم کرنے سے منع کردیئے جائیں یا ان کے ناموں کے ساتھ ’’قادیانی‘‘ یا ’’غلامِ مرزا‘‘ یا ’’مرزائی‘‘ شامل کرنا لازمی قرار دیا جائے۔

ریاست پاکستان کے لئے لازم ہے کہ وہ مناسب جدید طریقے بروئے کار لاتے ہوئے ملک میں موجود تمام قادیانی اقلیتوں کی تفصیلات اکٹھی کرلے۔ قادیانیوں کی کثیر تعداد اپنی اصلیت چھپا کر خود کو مسلمان ظاہر کررہے ہیں لہٰذا دراہیں حالات اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے۔

جنرل پرویز مشرف کے دور آمریت میں قادیانیوں کو اقتدار میں شرکت کا مزید موقع دیا گیا، جس پر ملک کا ہر باشندہ نوحہ کناں رہا۔ اس کا پرنسپل سیکرٹری طارق عزیز قادیانی جو ایک بیوروکریٹ تھا، کی وجہ سے ان قادیانیوں کو، بشمول آئین ساز ادارہ، مختلف حکومتی حساس اداروں میں گھس جانے کا کھل کر موقع ملا، جو یقینی طور جانے پہچانے قادیانی تھے۔

یہاں پھر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کتنے پاکستانیوں کو اس بات کا علم رہا کہ صدر پاکستان کا پرنسپل سیکرٹری طارق عزیز مسلمان تھا یا غیر مسلم تھا۔ ابھی حال ہی میں واجد شمس الحسن نے برطانیہ میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اپنا قادیانی ہونا ظاہر کیا۔ اس لئے

ضروری ہے کہ قادیانیوں سے بھی دوسری اقلیتی جماعتوں کی طرح سلوک رکھا جائے، جنہیں کم ازکم ان کے ناموں سے بآسانی پہچانا جاسکے۔

ملکی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے، معزز عدالت نے اپنے فیصلہ میں ان قادیانیوں کے نام ظاہر کرنا مناسب نہیں جانا جو اپنی قادیانیت کو چھپائے ہوئے بیوروکریسی، عدلیہ اور افواج پاکستان جیسے حساس اداروں میں اونچے عہدوں پر براجمان ہیں، تاہم یہ ضروری قرار دیا ہے کہ اب یہ سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ ہر شہری کو یہ جاننے کا حق حاصل ہے کہ ملک کے اداروں کے کلیدی عہدوں پر تعینات اشخاص کا تعلق کس مذہب سے ہے؟ جو شخص اس کی اولاد کے لئے تعلیمی ڈھانچہ بناتا ہے، اس کا مذہبی عقیدہ کیا ہے؟ جو وطن عزیز کا سفیر بن کر دنیا کے ممالک میں پاکستان کی نمائندگی کرنے والا ہے اس کا مذہبی نظریہ کیا ہے؟ وہ کس مذہبی گروہ کی نمائندگی کر رہا ہے؟ کس کے مفاد کو پروان چڑھا رہا ہے؟ نیز جن ہاتھوں میں دفاع اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ذمہ داری سونپی جا رہی ہے، اس کا تعلق کس مذہب سے ہے؟

جملہ کارروائی کو سمیٹتے ہوئے معزز عدالت عالیہ نے مشاہدہ کے طور اخذ کیا ہے کہ:

۱۔ اسلام اور آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان، تمام اقلیتوں کو، بشمول ان کے بنیادی حقوق، مکمل مذہبی آزادی کا اعلان کئے ہوئے ہے۔ لیکن ساتھ ہر شہری کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ ریاست اور آئین کا وفادار بنا رہے۔

۲۔ ہر شہری کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی مذہبی پہچان مناسب کوائف کے ساتھ کرے۔ کسی مسلمان کو اجازت نہیں کہ خود کو غیر مسلم ظاہر کرے اور نہ ہی کسی غیر مسلم کو یہ اجازت ہے کہ وہ خود کو دوسروں کے سامنے مسلمان باور کرائے۔ جو بھی ایسا کرے گا وہ ریاست وآئین کا دشمن اور قانوناً مجرم کہلائے گا۔

۳۔ آئینی ترمیم کے بعد اس کی تکمیل کے لئے بدقسمتی سے مناسب قانون سازی نہیں کی گئی، جس وجہ سے غیر مسلم آسانی سے مسلمان کے لبادہ میں چھپ کر ریاست کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہوئے جس کی وجہ سے نہ صرف پیچیدگیاں پیدا ہوئیں، بلکہ ان غیر مسلموں نے اہم آئینی عہدوں تک رسائی حاصل کرنے کے لئے راہ بھی ہموار کی۔ کسی بھی ادارہ کے پاس ان غیر مسلموں کے مکمل درست کوائف موجود نہیں، جو آئینی تقاضا کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں اور مسلم ریاست کے لئے خطرے کی گھنٹی بھی ہے۔

۴۔ پاکستان میں بسنے والی تقریباً تمام اقلیتوں کی اپنی شناخت ہے، سوائے ایک گروہ (قادیانی، مرزائی) جن کا اپنا کوئی علامتی نشان ان کی پہچان کے لئے نہیں اور اپنے نام (مسلمانوں والے موسوم کرنے) کی وجہ سے بڑی آسانی سے اپنے عقیدہ پر نقاب ڈالے مسلم اکثریت کا حصہ بنتے ہیں اور ریاست کے حساس اداروں تک پہنچنے میں بھی کامیاب ہوجاتے ہیں۔

۵۔ آئینی عہدوں پر کسی غیر مسلم کو تعینات کرنا خلاف آئین وقانون ہے۔ اس لئے جب کوئی اقلیتی شخص پارلیمنٹ کا رکن منتخب ہوتا ہے اور خود کو باوجود غیر مسلم ہونے کے مسلمان ظاہر کرتا ہے تو یہ آئین اور قانون کی واضح توہین وتضحیک ہے۔ چنانچہ ریاست کے لئے ضروری ہے کہ اس کے لئے فوری اقدامات اٹھائے۔

۶۔ جہاں تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر مشروط عقیدہ ختم نبوت کا تعلق ہے، یہ عقیدہ ہمارے مذہب کا مرکزی نقطہ ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس عقیدہ پر مختلف ادوار میں بے شمار ڈاکے ڈالنے کی کوششیں کی گئیں۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس مرکزی نقطہ کی نگہبانی و پاسبانی کرتا رہے۔ پارلیمنٹ پاکستانی عوام کا منتخب اور مذہبی عقائد کا محافظ ادارہ ہے، اسی وجہ سے مسلم اکثریت کا حق بنتا ہے کہ اس کی حساس نوعیت کے پیش نظر وہ ارکان پارلیمنٹ سے اس بات کی توقع رکھیں کہ جملہ ارکان پارلیمنٹ ان سب امور سے آگاہ رہتے ہیں جو ان عقائد سے متعلق ہیں۔ حفاظت عقیدہ ختم نبوت کے علاوہ پارلیمنٹ کا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ وہ ایسے قانونی اقدامات اٹھائے جن سے مسلمانوں کے اس عقیدہ کے مخالفین کی مکمل سرکوبی کی جائے۔

مکمل بحث سننے اور کارروائی کی تکمیل پر معزز عدالت عالیہ قرار دیتے ہوئے حکم صادر کرتی ہے کہ:

۱۔ کوئی بھی شخص جو قومی شناختی کارڈ، پاسپورٹ، پیدائش سرٹیفکیٹ اور انتخابی فہرست میں ووٹر کی حیثیت سے اندراج کا خواہاں ہو، آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل ۲۶۰ (۳) (اے) (بی) میں دیئے گئے مسلم / غیر مسلم کی تعریف کے مطابق بیان حلفی دینے کا پابند ہوگا۔

۲۔ مندرجہ بالا بیان حلفی تمام سرکاری اور نیم سرکاری اداروں، بالخصوص عدلیہ، افواج پاکستان اور سول سروسز وغیرہ، میں تقرری کے لئے دینا لازمی ہوگا۔ (باقی صفحہ 21 پر)

’’و اذ کففت‘‘ سے متعلق

قادیانی سوال کا جواب

مولانا عبدالحکیم نعمانی

قادیانی سوال:

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے لفظ کففت کا مطلب: ’’ایسا بچانا کہ دشمن ہاتھ بھی نہ لگا سکے۔‘‘ تو ایسی صورت میں رسول پاک ﷺ کے لئے یعصمک یعنی اللہ تجھے بچائے گا کا مطلب یہ کیوں کہ: ’’جنگ احد کے موقع پر دشمن نے دندان مبارک شہید کر دیئے؟‘‘

اجمالی جواب:

کففت اور یعصمک کے مفہوم میں فرق کیوں؟ تو یہ سوال قادیانی جہالت کی دلیل ہے کیونکہ یہ دونوں الگ الگ لفظ ہیں ویسے الہام تو مرزا قادیانی کو بھی اس کے بقول: اس کے خدا سے ہوتا تھا کہ میں تجھے قتل کے منصوبوں سے بچا لوں گا۔ (سراج منیر ص۱۴، خزائن ج۱۲ ص۱۶)

پھر وہ ڈر کے مارے پوری زندگی برٹش حکومت کے پنجاب سے باہر کیوں نہ نکلا، حج کے لئے کیوں نہ گیا۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کو جب وحی ہوئی تو خود مرزا قادیانی کے بقول آپ ﷺ نے اپنی حفاظت پر مامور صحابی کو چلے جانے کا فرمایا کہ: اب اللہ میری حفاظت کرے گا۔ (الحکم ۲۴/اگست ۱۸۹۹ء، ص۲)

تفصیلی جواب:

’’واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتھم بالبینات فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحر مبین (مائدۃ:۱۱۰) ‘‘(اے عیسیٰ علیہ السلام) یاد کر اس وقت کو جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے (یعنی تمہارے قتل و ہلاک کرنے سے) باز رکھا۔ جب تم ان کے پاس نبوت کی دلیلیں لے کر آئے تھے۔ پھر ان میں سے جو کافر تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معجزات بجز کھلے جادو کے اور کچھ بھی نہیں۔‘‘

ہم پہلے اپنی پیش کردہ اسلامی تفسیر کی تائید میں قادیانیوں کے مسلّمہ مجدد صدی ششم امام ابن کثیر ؒ وامام فخر الدین رازی ؒ اور مجدد صدی نہم امام جلال الدین سیوطی ؒ کی تفسیریں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ قادیانی زبان پر حسب قول مرزا مہر سکوت لگ جائے:

۱......تفسیر امام فخر الدین رازی ؒ:

’’روی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لما اظھر ھذہ المعجزات العجیبۃ قصد الیھود قتلہ فخلصہ اللہ تعالیٰ منھم حیث رفعہ الی السماء‘‘ (تفسیر کبیر جز۱۲ ص۱۲۷)

’’روایت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ عجیب وغریب معجزات دکھائے تو یہود نے ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کو یہود سے خلاصی دی۔ اس طرح کہ ان کو آسمان پر اٹھالیا۔‘‘

۲......تفسیر امام جلال الدین سیوطی ؒ:

’’واذ کففت بنی اسرائیل عنک حین ھموا بقتلک‘‘ (تفسیر جلالین ص۱۱۰)

’’(یاد کر ہماری اس نعمت کو جبکہ) ہم نے روک لیا بنی اسرائیل کو تجھ سے، جس وقت ارادہ کیا یہودیوں نے تیرے قتل کا۔‘‘

مطلب اس کا صاف ہے۔ کف کا فعل اسی وقت واقع ہو گیا جب کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ابھی صرف ارادہ ہی کیا تھا۔ کوئی عملی کارروائی نہیں کرنے پائے تھے۔

۳......تفسیر ابن کثیر ؒ:

’’ای واذکر نعمتی علیک فی کفی ایاھم عنک حین جئتھم بالبراھین والحجج القاطعۃ علیٰ نبوتک ورسالتک من اللہ الیھم فکذبوک واتھموک بانک ساحر وسعوا فی قتلک وصلبک فنجیتک منھم ورفعتک الیّٰ وطھرتک من دنسھم وکفیتک شرھم‘‘ (ابن کثیر ج۲ ص۱۱۵)

’’یعنی اے مسیح علیہ السلام تو وہ نعمت یاد کر جو ہم نے یہود کو تم سے دور ہٹائے رکھنے سے کی۔ جب تو ان کے پاس اپنی نبوت و رسالت کے ثبوت میں، یقینی دلائل اور قطعی ثبوت لے کر آیا تو انہوں نے تیری تکذیب کی اور تجھ پر تہمت لگائی کہ تو جادوگر ہے اور تیرے قتل وسولی دینے میں

سعی کرنے لگے تو ہم نے تجھ کو ان میں سے نکال لیا اور اپنی طرف اٹھالیا اور تجھے ان کی میل سے پاک رکھا اور ان کی شرارت سے بچالیا۔“

محترم ناظرین! ان تین اکابر مفسرین مسلمہ مجددین قادیانی کی تفسیر کے بعد مزید بیان کی ضرورت نہیں۔ مگر مناظرین کے کام کی چند باتیں یہاں درج کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

ا......کف کے لفظی معنی ہیں باز گردانیدن یعنی روک رکھنا۔

۲......قرآن شریف میں یہ لفظ مندرجہ ذیل جگہوں میں استعمال ہوا ہے:

الف......”وَیَکُفُّوْا اَیْدِیَھُمْ“. (النساء:۹۱)

ب......”فَکَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ“. (المائدہ:۱۱)

ج......”کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ.“ (النساء:۷۷)

د......”وَکَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ عَنْکُمْ“ (فتح:۲۰)

و......”ھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ.“ (فتح:۲۴)

ان تمام آیات کو مکمل طور پر پڑھ کر دیکھ لیا جائے۔ سیاق وسباق پر غور کرلیا جائے۔ کف کے مفعول کو عن کے مجرور سے بکلی روکا گیا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ الفتح کی آیت ”وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ بِبَطْنِ مَکَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْھِمْ“ ہی کو لے لیجئے۔ ”اور وہ (اللہ) وہی ہے جس نے روک رکھے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مکہ کے قریب میں، بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے قابو دیا تم کو ان پر۔“ اس آیت میں صلح حدیبیہ کی طرف اشارہ ہے اور قادیانی بھی بلا نکیر اس امر کو صحیح مانتے ہیں کہ صلح حدیبیہ میں مطلق کوئی لڑائی بھڑائی مسلمانوں اور کفار کے درمیان نہیں ہوئی۔ تفصیل کے لئے دیکھئے جلالین، ابن کثیر اور تفسیر کبیر، یہاں قادیانیوں کے مسلمہ مجددین ہماری تائید میں رطب اللسان ہیں۔

دوسری آیت سورۃ المائدہ کی ملاحظہ ہو: ”یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ فَکَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ“ اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت یاد کرو جو اس نے تم پر کی۔ جب کفار نے تم پر دست درازی کرنی چاہی تو ہم نے ان کے ہاتھ تم سے روکے رکھے۔

ناظرین! جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کفار یہود نے ہلاک کرنے کی تدبیر کی اور قتل کے ارادے سے سارا انتظام کرلیا تھا۔ ٹھیک اسی طرح یہود بنی نضیر نے رسول کریم ﷺ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا۔ یہود بنی نضیر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ناپاک ارادہ میں بکلی ناکام رکھا۔ (دیکھو قادیانیوں کے مسلمہ امام ومجدد ابن کثیرؒ کی تفسیر ابن کثیر بذیل آیت ہذا)

اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم ﷺ کی حفاظت کے فعل کو کف کے لفظ سے ظاہر فرمایا۔ وہی لفظ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کے شر سے بچانے کے لئے استعمال فرمایا: ”واذ کففت بنی اسرائیل عنک“ رسول کریم ﷺ کو یہود کے شر سے بکلی محفوظ رکھنے پر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو شکریہ کا حکم دے رہے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہورہا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو تم تک پہنچنے سے روک لیا۔ پس اس پر ہمارا شکریہ ادا کرو۔ اندریں حالت کوئی وجہ نہیں کہ ”کف“ کے معنی ہر قسم کے شر اور تکلیف سے بچانے کے نہ کریں۔

ان تمام مقامات میں جہاں فعل کف استعمال ہوا ہے۔ اس کا مفعول ایدی (ہاتھ) اور عن کا مجرور ضمیریں ہیں۔ مطلب جس کا یہ ہے کہ آپس میں دونوں فریقوں کا اجتماع ہوجانا تو اس صورت میں صحیح ہے۔ صرف باہمی جنگ وجدل اور قتل ولڑائی نہیں ہوتی۔ یعنی ایک فریق کے ہاتھ دوسرے تک نہیں پہنچتے۔ مگر اس مقام زیر بحث میں اس علام الغیوب نے قادیانیوں کا ناطقہ اپنی فصیح وبلیغ کلام میں اس طریقہ سے بند کیا ہے کہ اب ان کے لئے: ”نہ پائے رفتن و نہ جائے ماندن“ کا معاملہ ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اذ کففت بنی اسرائیل عنک“ (یعنی جب میں نے روک لیا بنی اسرائیل کو تجھ سے) اور یوں نہیں فرمایا: ”اذ کففت ایدی بنی اسرائیل عنک“ (یعنی جب میں نے روک لئے ہاتھ بنی اسرائیل کے تجھ سے)۔

ناظرین باتمکین! آپ اپنی ذہانت و فطانت کو ذرا کام میں لایئے اور کلام اللہ کی فصاحت کی داد دیجئے۔ بقیہ تمام صورتوں میں دونوں مخالف پارٹیوں کا آپس میں ملنا اور اکٹھا ہونا مسلّم ہے۔ وہاں ایک پارٹی سے اپنی مخالف پارٹی کے صرف ہاتھوں کو روکا گیا۔ اس واسطے تمام جگہوں میں ”ایدی“ کو ضرور استعمال کیا گیا ہے۔ مگر یہاں چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھالینے کے سبب خدا تعالیٰ نے یہود کو اپنی تمام تدبیروں کے باوجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک

پہنچنے سے روک لیا۔اس واسطے ''کف'' کا مفعول بنی اسرائیل کو قرار دیا۔ ان کے ہاتھوں کا روکنا مذکورنہیں ہوا۔

دوسرا نکتہ:

آیت:''انی متوفیک ورافعک الی''میں ہم دلائل عقلی ونقلی سے ثابت کرچکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہود کے مکر کے بالمقابل حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار وعدے فرمائے تھے اور یہ آیت بطور بشارت تھی۔ اللہ تعالیٰ اسی وعدے کے پورا کرنے کا بیان فرمارہے ہیں۔ جس کو دوسری جگہ ان الفاظ میں ارشادفرمایا:''واذ ایدتک بروح القدس''(یعنی جب ہم نے تمہیں مدددی روح القدس کے ساتھ)ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کواٹھاکرآسمان پرلے گئے۔

مرزاغلام احمد قادیانی کی مضحکہ خیزاور توہین آمیز تفسیر اوراس کا روناظرین کی تفریح طبع اورنکتہ فہمی کے لئے پیش کرتا ہوں:''اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا تھا:''اذ کففت بنی اسرائیل عنک ''یعنی یادکروہ زمانہ جب کہ بنی اسرائیل کو جوقتل کا ارادہ رکھتے تھے۔ میں نے تجھ سے روک دیا۔ حالانکہ تواتر قومی سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے گرفتار کرلیا تھا اورصلیب پرکھینچ دیا تھا۔لیکن خدانے آخرجان بچادی۔پس یہی معنی:''اذ کففت''کے ہیں۔''

(نزول المسیح ص۱۵۱،خزائن ج۱۸ص۵۲۹)

اسی مضمون کو مرزا قادیانی دوسری جگہ اس طرح لکھتا ہے:''پھر بعداس کے مسیح علیہ السلام ان کے حوالہ کیا گیا اوراس کوتازیانے لگائے گئے اور جس قدر گالیاں سننا اور فقیہوں اور مولویوں کے اشارہ سے طمانچے کھانااور ہنسی اور ٹھٹھے اڑائے جانااس کے حق میں مقدر تھاسب نے دیکھا۔آخر صلیب دینے کے لئے تیار ہوئے۔تب یہودیوں نے جلدی سے مسیح علیہ السلام کو دو چوروں کے ساتھ صلیب پر چڑھا دیا۔ تاشام سے پہلے ہی لاشیں اتاری جائیں۔مگر اتفاق سے اسی وقت ایک سخت آندھی آگئی...... انہوں نے تینوں مصلوبوں کوصلیب پر سے اتارلیا۔سو پہلے انہوں نے چوروں کی ہڈیاں توڑیں۔ جب چوروں کی ہڈیاں توڑ چکے اور مسیح علیہ السلام کی نوبت آئی تو ایک سپاہی نے یوں ہی ہاتھ رکھ کر کہہ دیا کہ یہ تو مرچکا ہے۔کچھ ضرور نہیں کہ اس کی ہڈیاں توڑی جائیں اور ایک نے کہا میں ہی اس لاش کو دفن کروں گا۔پس اس طور سے مسیح زندہ بچ گیا۔''

(ازالہ اوہام ص۳۸۰تا۳۸۲،خزائن ج۳ص۲۹۵تا۲۹۷)

اسی کتاب میں مزید تشریح یوں کی ہے: ''مسیح پر جو یہ مصیبت آئی کہ وہ صلیب پر چڑھایا گیااورکیلیں اس کے اعضاء میں ٹھوکی گئیں۔جن سے وہ غشی کی حالت میں ہوگیا۔ یہ مصیبت درحقیقت موت سے کچھ کم نہ تھی۔''(ازالہ اوہام ص۳۹۲،خزائن ج۳ص۳۰۲)

تحفہ گولڑویہ میں لکھتے ہیں:''اب تک خدا تعالیٰ کا وہ غصہ نہیں اترا جو اس وقت بھڑکا تھا۔ جب کہ اس ''وجیہہ'' نبی کو گرفتار کراکر مصلوب کرنے کے لئے کھوپری کے مقام پر لے گئے تھے اور جہاں تک بس چلا تھاہر ایک قسم کی ذلت پہنچائی تھی۔''(تحفہ گولڑویہ ص۹۷،خزائن ج۱۷ص۱۹۹،۲۰۰)

میں اس قادیانی تفسیر پر مزید حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں سمجھتا۔صرف اتنا کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جب ہرممکن ذلت وخواری میں مسیح علیہ السلام کو خدانے مبتلا کرایا۔ یہاں تک کہ وہ ایسے بے ہوش ہوگئے کہ دیکھنے والے انہیں مردہ تصور کر کے چھوڑ گئے۔کیا اس کے بعد بھی خدا کو یہ حق پہنچتا ہے کہ یوں کہےاور بالفاظ مرزا کہے:''یادکر وہ زمانہ جب بنی اسرائیل کو جوقتل کا ارادہ رکھتے تھے۔ میں نے تجھ سے روک لیا۔''(نزول المسیح ص۱۵۱،خزائن ج۱۸ص۵۲۹)

اس آیت کی ابتداء میں باری تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوفرماتے ہیں:''اذکر نعمتی '' یعنی یادکرمیری نعمتیں۔انہیں نعمتوں میں سے ایک نعمت بنی اسرائیل سے حضرت مسیح علیہ السلام کو بچانا بھی ہے۔

میں پھرعرض کرتا ہوں کہ دنیا جہان میں ایسے موقعوں پرسینکڑوں دفعہ ایک انسان دوسروں کے نرغہ سے بال بال بچ جاتا ہے۔ پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بال بال بھی بچ گئے ہوتے۔ جب بھی اس بچانے کو مخصوص طور سے بیان کرنا باری تعالیٰ کی شان عالی کے لائق نہ تھا۔ ایسا بچ جانا عام بات ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزانہ رنگ اور عجیب طریقہ سے یہود کے درمیان سے بچ کر آسمان پر چلا جانا ایک خاص نعمت ہے۔جس کو باری تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے بیان کر کے شکریہ کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ ورنہ اگر مرزا قادیانی کا بیان اور تفسیر صحیح تسلیم کر لی جائے تو کیا اس نعمت کے شکریہ کے مطالبہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوں کہنے میں حق بجانب نہ ہوں گے۔ یا اللہ یہ بھی آپ کا کوئی مجھ پر احسان تھا کہ تمام جہان کی ذلتیں اورمصائب مجھے پہنچائی گئیں۔میرے جسم

میں میخیں ٹھونکی گئیں۔ میں نے ”ایلی ایلی لما سبقتنی“ کے نعرے لگائے۔ یعنی اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ پھر بھی تیری غیرت جوش میں نہ آئی۔ اندھیری رات میں وہ مجھے مردہ سمجھ کر پھینک گئے۔ میرے حواریوں نے چوری چوری میری مرہم پٹی کی۔ میں یہود کے ڈر سے بھاگا بھاگا ایران اور افغانستان کے دشوار گزار پہاڑوں میں ہزار مشکلات کے بعد درہ خیبر کے راستہ پنجاب، یوپی، نیپال پہنچا اور وہاں کی گرمی کی شدت برداشت نہ کر سکنے کے سبب کوہ ہمالیہ کے دشوار گزار دروں میں سے گرتا پڑتا سرینگر پہنچا۔ وہاں ۸۷ برس گمنامی کی زندگی بسر کر کے مر گیا اور وہیں دفن کر دیا گیا۔ اس میں آپ نے کون سا کمال کیا کہ مجھے نعمت کے شکریہ کا حکم دیتے ہیں۔ کیا یہ کہ میری جان جسم سے نہ نکلنے دی اور اس حالت کا شکریہ مطلوب ہے۔ سبحان اللہ! واہ رے آپ کی خدائی!! ہاں ایسی ذلت سے پہلے اگر میری جان نکال لیتا تو بھی میں آپ کا احسان سمجھتا۔ اب کون سا احسان ہے۔ اگر تو کہے کہ میں نے تیری جان بچا کر صلیب پر مرنے اور اس طرح ملعون ہونے سے بچالیا تو اس کا جواب بھی سن لیں۔

۱...... کیا تیرا معصوم نبی اگر صلیب پر مر جائے تو واقعی تیرا یہی قانون ہے کہ وہ لعنتی ہو جاتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جان بچانے کے کیا معنی۔

۲...... باوجود اپنی اس تدبیر کے جس پر آپ مجھ سے شکریہ کا مطالبہ چاہتے ہیں۔ یہودی اور عیسائی مجھے ملعون ہی سمجھتے ہیں۔ آپ کی کس بات کا شکریہ ادا کروں۔

۳...... اگر آپ کے ہاں نعوذ باللہ ایسا ہی عجیب قانون ہے کہ ہر معصوم مظلوم پھانسی پر چڑھ جائے اور پھر مر جانے پر ملعون ہو جاتا ہے اور آپ نے مجھے لعنتی موت سے بچانا چاہا تو معاف کریں۔ اگر میں یوں کہوں کہ آپ کا اختیار کردہ طریق کار صحیح نہ تھا۔ جیسا کہ نتائج نے ثابت کر دیا۔ جس کی تفصیل نمبر:۲ میں میں عرض کر چکا ہوں۔ اگر مجھے اپنی مزعومہ لعنتی موت سے بچانا تھا تو کم از کم یوں کرتے کہ ان کی گرفتاری سے پہلے مجھے موت دے دیتے۔ تاکہ میری اپنی امت تو ایک طرف، یقیناً یہودی بھی میری لعنتی موت کے قائل نہ ہو سکتے۔ پس مجھے بتایا جائے کہ میں کس بات کا شکریہ ادا کروں۔

یہ ہے وہ قدرتی جواب جو قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذہن میں آنا چاہئے۔ بشرطیکہ قادیانی اقوال واہیہ کو ٹھیک تسلیم کر لیا جائے۔ ہاں اسلامی تفسیر کو صحیح تسلیم کر لیں تو وہ حالت یقیناً قابل ہزار شکر ہے۔ ہزارہا یہود قتل کے لئے تیار ہو کر آتے ہیں۔ مکان کو گھیر لیتے ہیں۔ مکروفریب کے ذریعہ گرفتاری کا مکمل سامان کر چکے ہیں۔ موت حضرت مسیح علیہ السلام کو سامنے نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”انی متوفیک ورافعک الیّٰ“ یعنی ”(اے عیسیٰ علیہ السلام) میں تجھ پر قبضہ کرنے والا ہوں اور آسمان پر اٹھانے والا ہوں۔“ پھر اس وعدہ کو اللہ تعالیٰ پورا کرتے ہیں اور یوں اعلان کرتے ہیں: ”وایدناہ بروح القدس“ یعنی ہم نے مسیح علیہ السلام کو جبرائیل فرشتہ کے ساتھ مدد دی۔ (جو انہیں اٹھا کر دشمنوں کے نرغہ سے بچا کر آسمان پر لے گئے)

دوسری جگہ اس وعدہ کا ایفاء یوں مذکور ہے: ”ماقتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ“ (یہود نے یقینی بات ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر) اسی ایفاء وعدہ اور معجزانہ حفاظت کو بیان کر کے شکریہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس آیت میں: ”واذ کففت بنی اسرائیل عنک“ یعنی اے عیسیٰ علیہ السلام یاد کر ہماری نعمت کو جب ہم نے تم سے بنی اسرائیل کو روک لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر واجب ہے کہ گردن مارے احسان کے جھکا دیں اور یوں عرض کریں: ”رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علیّ“ یا اللہ مجھے توفیق دے کہ میں واقعی تیری معجزانہ نعمتوں کا شکریہ ادا کروں۔

اعتراض از مرزا قادیانی:

”دیکھو آنحضرت ﷺ سے بھی عصمت کا وعدہ کیا گیا تھا۔ حالانکہ احد کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ کو سخت زخم پہنچے تھے اور یہ حادثہ وعدہ عصمت کے بعد ظہور میں آیا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا تھا: ”واذ کففت بنی اسرائیل عنک“ یعنی یاد کر وہ زمانہ کہ جب بنی اسرائیل کو جو قتل کا ارادہ رکھتے تھے۔ میں نے تجھ سے روک دیا۔ حالانکہ تواتر قومی سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح کو یہودیوں نے گرفتار کر لیا تھا اور صلیب پر کھینچ دیا تھا۔ لیکن خدا نے آخر جان بچادی۔ پس یہی معنی ”اذ کففت“ کے ہیں۔ جیسا کہ: ”واللہ یعصمک من الناس“ کے ہیں۔“

(نزول المسیح ص۱۵۱، خزائن ج۱۸ ص۵۲۹)

”عصم“ کے معنی ہیں ”بچالینا“ یعنی

دشمن کا طرح طرح کے حملے کرنا اور ان حملوں کے باوجود جان کا محفوظ رکھنا۔ لیکن ’’کف‘‘ کے معنی ہیں روک لینا۔ یعنی ایک چیز کو دوسری تک پہنچنے کا موقعہ ہی نہ دینا۔ یہ دونوں آپس میں ایک جیسے کس طرح ہوسکتے ہیں؟ ہم اس پر بھی مفصل بحث کر کے ثابت کر آئے ہیں کہ کف کے استعمال کے موقع پر ضروری ہے کہ ایک فریق کو دوسرے فریق سے مطلق کسی قسم کا گزند نہ پہنچے۔ جب ہم شواہد قرآنی سے ثابت کر چکے ہیں کہ تمام قرآن کریم میں جہاں جہاں کف کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مکمل حفاظت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے تو ان معنوں کے خلاف اس آیت کے معنی کرنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟۔

لیجئے! ہم خود مرزا قادیانی کا اپنا اصول ایسے موقع پر صحیح معنوں کی شناخت کا پیش کر کے قادیانی جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر ایمان کی ضرورت ہے تو اسلامی تفسیر کے خلاف اپنی تفسیر بالرائے کو ترک کر دو: ’’اگر قرآن شریف اوّل سے آخر تک اپنے کل مقامات میں ایک ہی معنوں کو استعمال کرتا تو محل متنازعہ فیہ میں بھی یہی قطعی فیصلہ ہوگا جو معنی...... سارے قرآن شریف میں لئے گئے ہیں۔ وہی معنی اس جگہ بھی مراد ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۳۲۹، خزائن ج۳ ص۲۶۷)

ہم چیلنج کرتے ہیں کہ تمام قرآن شریف میں جہاں جہاں کف کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ انہیں مذکورہ بالا معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ پس محل نزاع میں اس کے خلاف معنی کرنا حسب قول مرزا الحاد اور فسق ہوگا۔

ایک لمحہ کے لئے ہم مان لیتے ہیں۔ نہیں بلکہ قادیانی تحریف کی حقیقت الم نشرح کرنے کے لئے ہم فرض کر لیتے ہیں کہ ’’عصم‘‘ اور ’’کف‘‘ ہم معنی ہیں۔ پھر بھی قادیانی ہی جھوٹے ثابت ہوں گے۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ وعدہ ’’عصمت‘‘ جو خدا نے کیا۔ وہ مکمل حفاظت کے رنگ میں ظاہر کیا۔ یقیناً قادیانی دجل وفریب کا ناطقہ بند کرنے کو ایسا کیا گیا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ: ’’واللہ یعصمک من الناس‘‘ کی بشارت کے بعد رسول کریم ﷺ کو کفار کوئی جسمانی گزند بھی نہیں پہنچا سکے۔

قادیانی کا یہ کہنا کہ جنگ احد میں رسول کریم ﷺ کا زخمی ہونا اور دانت مبارک کا ٹوٹ جانا اس بشارت کے بعد ہوا ہے: یہ ’’دو دو نے چار روٹیاں‘‘ والی مثال ہے اور قادیانی کے تاریخ اسلام اور علوم قرآنی سے کامل اور مرکب جہالت کا ثبوت ہے۔ جنگ احد ہوئی تھی۔ شوال ۳ھ میں اور رسول کریم ﷺ کو زخم اور دیگر جسمانی تکلیف بھی اسی ماہ میں لاحق ہوئی تھی۔ جیسا کہ قادیانی خود تسلیم کر رہا ہے۔ مگر یہ آیت سورۃ المائدہ کی ہے جو نازل ہوئی تھی ۵ھ اور ۷ھ کے درمیان زمانہ میں۔ دیکھو خود مولوی محمد علی امیر جماعت لاہوری اپنی تفسیر میں یوں رقمطراز ہے: ’’ان مضامین پر جن کا ذکر اس سورۃ المائدہ میں ہے، غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے اور یہ رائے اکثر محققین کی بھی ہے کہ اس سورت کے اکثر حصہ کا نزول پانچویں اور ساتویں سال ہجری کے درمیان ہے۔‘‘

(بیان القرآن ص۴۰۳، مطبوعہ ۱۴۰۱ھ)

اب رہا سوال خاص اس آیت: ’’واللہ یعصمک من الناس‘‘ کے نزول کا سو اس بارہ میں ہم قادیانی نبی اور اس کی امت کے مسلّم مجدد صدی نہم علامہ جلال الدین سیوطی کا قول پیش کرتے ہیں:

’’واللہ یعصمک من الناس فی صحیح ابن حبان عن ابی ہریرۃؓ انہا نزلت فی السفر واخرج ابن ابی حاتم وابن مردویہ عن جابر انہا نزلت فی ذات الرقاع باعلیٰ نخل فی غزوۃ بنی انمار.‘‘ (تفسیر اتقان: جز و اوّل ص۳۲)

مطلب جس کا یہ ہے کہ غزوہ بنی انمار کے زمانہ میں یہ آیت سفر میں نازل ہوئی تھی۔ جب اس آیت کا وقت نزول غزوہ بنی انمار کا زمانہ ثابت ہوگیا تو اس کی تاریخ نزول کا قطعی فیصلہ ہوگیا۔ کیونکہ یہ بات تاریخ اسلامی کے ادنیٰ طالب علم سے بھی معلوم ہوسکتی ہے کہ غزوہ بنی انمار ۵ھ میں واقع ہوا تھا۔ مفصل دیکھو کتب تاریخ اسلام ابن ہشام وغیرہ۔ لیجئے! ہم اپنی تصدیق میں مرزا قادیانی کا اپنا قول ہی پیش کرتے ہیں۔ تاکہ مخالفین کے لئے کوئی جگہ بھاگنے کی نہ رہے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے: ’’لکھا ہے کہ اوّل مرتبہ میں جناب پیغمبر خدا چند صحابی کو برعایت ظاہر اپنی جان کی حفاظت کے لئے رکھا کرتے تھے۔ پھر جب یہ آیت: ’’واللہ یعصمک من الناس‘‘ نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے ان سب کو رخصت کر دیا اور فرمایا کہ اب مجھ کو تمہاری حفاظت کی ضرورت نہیں۔‘‘ (الحکم ص۲، مورخہ ۲۴ اگست ۱۸۹۹ء، بحوالہ تفسیر القرآن موسومہ بہ خزینۃ العرفان قادیانی ص۵۹۲)

☆☆......☆☆

دینی مدارس اور محکمہ تعلیم!

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

عشرہ محرم الحرام کے دوران ایک اہم خبر گزارشات کا عنوان نہ بن سکی جو اگست کے اواخر میں اس صورت میں سامنے آئی تھی کہ:

''سندھ حکومت نے صوبے میں موجود مدارس کو تعلیمی اداروں کے طور پر رجسٹرڈ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ترجمان وزیر اعلیٰ کے مطابق سید مراد علی شاہ کی زیر صدارت ایپکس کمیٹی کا اجلاس ہوا، جس میں نیشنل ایکشن پلان سمیت معاملات پر بریفنگ دی گئی۔ آئی جی سندھ نے بریفنگ میں بتایا کہ سندھ میں ۸۱۹۵ مدارس اور امام بارگاہیں ہیں۔ اس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ صوبے میں مدارس تعلیمی اداروں کے طور پر رجسٹرڈ کیے جائیں گے اور انہیں محکمہ تعلیم رجسٹرڈ کرے گا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مدارس کا مفت تعلیم دینے میں اہم کردار ہے۔''

ہمارے خیال میں دینی مدارس کے حوالہ سے سندھ حکومت کا یہ فیصلہ خوش آئند ہے اور اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس کے ساتھ تعاون اور دیگر صوبوں میں بھی اسی نوعیت کے فیصلوں کا ماحول پیدا کرنے کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ دینی مدارس ہمارے معاشرہ میں اس خلا کو پورا کرنے میں ڈیڑھ صدی سے مسلسل مصروف ہیں جو ۱۸۵۷ء کے بعد ریاستی تعلیمی نظام و نصاب سے قرآن وسنت، فقہ اسلامی اور عربی و فارسی زبانوں سے اخراج کے بعد پیدا ہوگیا تھا اور جس سے واضح طور پر یہ خطرہ سامنے آ گیا تھا کہ قومی تعلیمی نصاب کے یہ مضامین جو صدیوں سے جنوبی ایشیا کے تعلیمی نظام کا حصہ چلے آ رہے تھے اور مسلم سوسائٹی کی بنیادی ضروریات میں شامل تھے، رفتہ رفتہ اجنبی ہو جائیں گے اور ان کا تسلسل سوسائٹی میں باقی نہیں رہے گا۔ دینی مدارس کا آزادانہ تعلیمی نظام جس ایثار و حوصلہ، کفایت شعاری اور اعتماد کے ساتھ ڈیڑھ سو سال سے اس سلسلہ میں مصروف عمل ہے وہ تاریخ کا ایک روشن اور تابناک باب ہے۔

قیام پاکستان کے بعد ایک آزاد اور خود مختار مسلم ریاست کے حکمرانوں کی ذمہ داری تھی کہ جس طرح برطانوی حکمرانوں نے ریاستی تعلیمی نظام سے (۱) قرآن کریم (۲) سنت و حدیث (۳) فقہ و شریعت اور (۴) عربی و فارسی زبانوں کو خارج کر دیا تھا، اسی طرح پاکستان کے ریاستی تعلیمی نظام میں ان مضامین کو دوبارہ شامل کیا جاتا تاکہ تعلیمی نظام کی وہ دوئی ختم ہو جاتی جو انگریزی حکومت نے پیدا کر دی تھی۔ مگر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ابھی تک ایسا نہیں ہو سکا بلکہ اس کے برعکس دینی مدارس کو کسی نہ کسی طرح ادھورے اور یکطرفہ ریاستی تعلیمی نظام کا حصہ بنانے کی کوششیں جاری ہیں اور اس کے لئے ہر قسم کے دباؤ کا راستہ اختیار کیا جا رہا ہے۔

دینی مدارس اس دوران مختلف محکموں کے درمیان فٹ بال بنے رہے اور دیدہ و نادیدہ اداروں کی مسلسل دخل اندازی کا شکار رہے۔ جس کا سب سے بڑا ہدف دینی مدارس کو ان کے آزادانہ تعلیمی کردار سے محروم کرنا اور ان کے جداگانہ دینی تعلیمی نصاب کو اجتماعی دھارے کے نام سے بتدریج تحلیل کر دینا دکھائی دے رہا تھا۔ مگر دینی مدارس کے وفاقوں نے حوصلہ اور تدبر کے ساتھ اس صورتحال کا سامنا کیا اور اب بھی وہ اسی آزمائش سے دوچار ہیں۔ چنانچہ اسی پس منظر میں دینی مدارس کے وفاقوں نے حکومت سے تقاضہ کیا کہ تعلیمی اداروں کے طور پر ان کے کردار کو تسلیم کیا جائے اور ان سے متعلقہ مسائل و معاملات کو محکمہ تعلیم کے ذریعے ڈیل کیا جائے، مگر اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم اور دینی مدارس کے وفاقوں کے درمیان باقاعدہ معاہدہ کے باوجود ابھی تک صورتحال واضح نہیں ہو رہی اور مختلف محکموں اور اداروں کے درمیان گلی ڈنڈے کا کھیل بدستور جاری ہے۔

دینی مدارس کا یہ تقاضہ کسی طرح بھی ناقابل فہم نہیں ہے کہ وہ باقاعدہ تعلیمی ادارے ہیں، دینی تعلیم کے بنیادی تقاضے پورے کرنے کے ساتھ ساتھ ملک میں خواندگی کی شرح بڑھانے کا مؤثر ذریعہ ہیں، اور ملک کے عام شہریوں کو مفت تعلیم دے کر وہ ذمہ داری بھی پوری کر رہے ہیں جو دراصل ریاست و حکومت

کی ذمہ داری ہے کہ عام شہریوں کو مفت تعلیم مہیا کی جائے۔ حتی کہ دینی مدارس تو مفت تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ معاشرہ کے نادار طبقات کے افراد کو رہائش اور خوراک، لباس اور علاج کی سہولتیں بھی بلا معاوضہ فراہم کر رہے ہیں جس کا اعتراف مذکورہ بالا خبر کے مطابق وزیر اعلیٰ سندھ نے بھی کیا ہے۔ مگر دینی مدارس پر محکموں اور اداروں کا دباؤ کسی طرح کم نہیں ہو رہا حتی کہ ایک طرف کہا جا رہا ہے کہ غیر رجسٹرڈ مدارس کو کام کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ دوسری طرف رجسٹریشن کا کوئی باقاعدہ نظام محکمہ تعلیم اور وفاقوں کے درمیان معاملات طے ہو جانے کے باوجود سامنے نہیں آ رہا۔ جبکہ اس کے ساتھ رجسٹریشن کے حوالہ سے مختلف اطراف سے نئے نئے سسٹم دکھائے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے معاملات سلجھنے کی بجائے ان کے الجھاؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ دینی مدارس کے بارے میں اصل ایجنڈا کنفیوژن اور دباؤ کو برقرار رکھنے اور انہیں اعتماد و اطمینان کے ساتھ اپنا کام جاری رکھنے کا موقع فراہم نہ کرنے کا ہے، جس سے بے یقینی بڑھ رہی ہے۔

ان حالات میں سندھ حکومت کا یہ فیصلہ بہرحال خوش آئند ہے کہ دینی مدارس کو تعلیمی اداروں کے طور پر رجسٹرڈ کیا جائے گا اور ان کی رجسٹریشن محکمہ تعلیم کرے گا۔ یہ ایک مثبت پیش رفت محسوس ہوتی ہے، جس کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہم متعلقہ محکموں اور اداروں کو ایک اور کنفیوژن کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہتے ہیں جو رجسٹریشن یا الحاق کے عنوان سے دکھائی دے رہی ہے۔

جہاں تک رجسٹریشن اور اس کے ذریعہ دینی مدارس کے ضروری معاملات کی نگرانی اور انجام دہی کا تعلق ہے وہ تو قابل فہم ہے، لیکن رجسٹریشن کے عنوان سے الحاق کا ماحول پیدا کرنے کی بات دینی مدارس کے آزادانہ تعلیمی کردار اور ان کے جداگانہ تشخص و امتیاز کے منافی ہوگی، جسے قبول کرنا دینی مدارس کے اجتماعی ماحول کے لئے مشکل ہوگا۔ اس لئے دینی مدارس کے بارے میں جہاں یہ تسلیم کیا جا رہا ہے کہ وہ تعلیمی ادارے ہیں، وہاں یہ تسلیم کرنا بھی ضروری ہے کہ وہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے ہیں اور اپنا الگ تشخص اور جداگانہ نظام رکھتے ہیں، جس کا احترام کرنا ان کے تعلیمی کردار اور تاریخی تسلسل کا ناگزیر تقاضہ ہے۔

ہمیں امید ہے کہ دینی مدارس کے وفاقوں اور محکمہ تعلیم کے درمیان یہ معاملات جلد از جلد خوش اسلوبی کے ساتھ طے ہوں گے اور دینی تعلیمی ادارے اپنے دینی و تعلیمی کردار کو اعتماد کے ساتھ جاری رکھ سکیں گے۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد، ۵؍ستمبر ۲۰۲۰ء)

بقیہ:......قادیانیت کے خلاف عدالتی چارہ جوئی

۳۔ نادرا (NADRA) لازمی طور وقت کا کچھ دورانیہ مقرر کرے، جس مدت کے اندر اندر اگر کوئی شہری چاہے تو اپنے حاصل کردہ شناختی کارڈ میں ضروری ردوبدل، بالخصوص مذہب سے متعلق، کرے۔

۴۔ پارلیمنٹ کو چاہئے کہ وہ آئینی تقاضوں اور عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ لاہور کے ۱۹۹۳ء اور ۱۹۹۲ء کے بالترتیب جاری کردہ فیصلوں میں وضع کئے گئے رہنما اصول اور احکامات کی روشنی میں ضروری قانون سازی کے ساتھ ساتھ موجودہ قوانین میں ضروری ترامیم بھی کرے، تا کہ اس بات کا تدارک کیا جا سکے کہ وہ تمام اصطلاحات جو صرف اسلام اور مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں، کوئی بھی غیر مسلم اپنا کفریہ عقیدہ چھپانے یا کسی بھی دوسرے مقصد کے لئے استعمال نہ کریں۔ تمام اداروں میں اسلامیات ودینیات بطور مضمون پڑھانے کے لئے صرف مسلمان اساتذہ کی تقرر لازمی قرار دیا جائے۔

۵۔ پاکستانی شہریوں کے درست کوائف اکٹھا کرنے کے لئے حکومت پاکستان خصوصی اقدامات اٹھائے گی تا کہ ہر شہری کے لئے اپنی پہچان وشناخت چھپانا ناممکن ہو جائے۔ نادرا کے دستیاب ریکارڈ کے مطابق قادیانیوں / احمدیوں کی واضح طور نظر آنے والی بڑھتی ہوئی تعداد سے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے حکومت فوری قدم اٹھائے، کیونکہ اس طرح بڑھتی ہوئی تعداد خطرے کی گھنٹی ہے۔

۶۔ ریاست پر لازم ہے کہ وہ امت مسلمہ کے جملہ حقوق، مذہبی احساسات اور مذہبی عقیدہ کا تحفظ یقینی بنائے اور اقلیتی لوگوں کے حقوق کا تحفظ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کرے، جو آئینی طور اس ملک کا مذہب قرار دیا گیا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ معزز عدالت عالیہ کے دو سال قبل صادر کردہ ان احکامات پر مبنی فیصلہ کی روشنی میں ان انتہائی اہم اور حساس نوعیت کے حامل معاملات سے متعلق کوئی حکومتی پیش رفت ہوتے نظر بھی آ رہی ہے یا معاملات جوں کے توں اور مقاصد تا حال زیر تکمیل ہیں؟ ☆☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

لاہور ڈویژن کا تین روزہ تبلیغی پروگرام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور ڈویژن کے تین روزہ تبلیغی دورہ پر ۲۰؍جولائی رات گئے دفتر میں حاضری ہوئی۔ ۲۱؍جولائی ۱۱ بجے صبح ملک کے نامور ڈرامہ نویس جناب خلیل الرحمن سے ان کے گھر لاہور میں ملاقات ہوئی۔ جناب خلیل الرحمن قمر جنہوں نے ایک حیاء باختہ عورت کو کھری کھری سنائیں۔ جب اس نے یہ نعرہ بلند کیا: ’’میرا جسم میری مرضی‘‘ تو موصوف نے اس کے اس غلیظ ترین نعرہ کے جواب میں اسے جو کچھ کہا وہ ذرائع ابلاغ پر آ چکا ہے۔ مولانا عبدالنعیم لاہور کے متحرک، فعال نوجوان مبلغ ہیں۔ موصوف نے ان سے وقت طے کیا۔ چنانچہ ۱۱ بجے وہ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ خدام ختم نبوت نے انہیں مشرقی روایات اور اسلامی اقدار کی حفاظت پر ان کو مبارک باد پیش کی اور انہیں ’’عقیدۂ ختم نبوت، اہمیت وفضیلت‘‘ مصنفہ جناب محمد متین خالد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق مرکزی نائب امیر سیّد نفیس الحسینیؒ کی سوانح ’’حیات نفیس‘‘ مرتبہ محمد اسماعیل شجاع آبادی نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر انہیں پیش کیا، جس پر انہوں نے مسرت و خوشی کا اظہار کیا۔

جامع مسجد تلوار والی انارکلی: جس کے بانی مبانی مجاہد اور درویش عالم دین مولانا میاں محمد ابراہیمؒ تھے۔ جن کی زندگی کا ایک معتدبہ حصہ مجلس احرار اسلام میں گزرا۔ انہوں نے تحریک ختم نبوت کے لئے تن، من، دھن کی قربانی کے لئے ہر وقت اپنے آپ کو تیار رکھا۔ انہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا میاں عبدالرحمنؒ جانشین بنے اور انہوں نے اپنے والد محترم کی روایات کو نہ صرف برقرار رکھا، بلکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ ۱۷؍اکتوبر ۲۰۱۱ء ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوئے۔ مولانا عبدالرحمن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست رہے۔ مجلس کے خورد و کلاں سے محبت وعقیدت سے پیش آتے۔ موصوف جامعہ مدنیہ لاہور کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا حامد میاںؒ کے خصوصی شاگردوں میں سے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزندان گرامی مولانا محمد میاں، مولانا محمود میاں، مولانا حامد میاں نے اپنے والد کے مشن کو خوب سنبھالا۔ مولانا عبدالرحمن کے تمام فرزندان بیک وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ ان کی دعوت پر ۲۱؍جولائی بعد نماز عصر ان کی مسجد میں بیان ہوا۔

جامع مسجد فاروق اعظم گلشن راوی: مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد پروگرام منعقد ہوا، جس کی صدارت گلشن راوی یونٹ کے امیر مولانا قاری عزیز الرحمن نے کی، جبکہ مہمان خصوصی مجلس لاہور کے رہنما مولانا قاری عبدالعزیز تھے۔ پُرجوش جماعتی ورکر جناب محمد ابراہیم نے حاضرین مجلس کا بھرپور اکرام کیا۔ تلاوت ونعت کے بعد راقم کا تفصیلی بیان ہوا۔

ملی یکجہتی کونسل: تمام مسالک کی مشترکہ تنظیم ہے، جس کے مرکزی صدر مولانا ابوالخیر محمد زبیر حیدرآباد سندھ اور جنرل سیکریٹری جناب لیاقت بلوچ ہیں۔ صوبہ پنجاب کے صدر جماعتِ اسلامی کے صوبائی رہنما مولانا جاوید قصوری ہیں، جب بھی کوئی ملکی و مسلکی مسئلہ اٹھتا ہے تو ملی یکجہتی کونسل میں شامل جماعتوں کے مرکزی راہنماؤں یا صوبائی کونسل کا اجلاس طلب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۲۲؍جولائی کو جماعت اسلامی کے صوبائی سیکریٹریٹ میں صوبائی کونسل کا اجلاس صوبائی صدر مولانا جاوید قصوری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت: مولانا عزیز الرحمن ثانی مبلغ ختم نبوت لاہور نے کی۔ نعت غلام شبیر قادری نے پیش کی۔ مولانا جاوید قصوری نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب سے جناب عمران خان برسراقتدار آئے ہیں قادیانیوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ یکساں نصابِ تعلیم کے نام سے نصاب مغربی این جی اوز کے سپرد کردیا گیا ہے۔ نصابِ تعلیم سے اسلامی اقدار نکال کر نصاب کو لبرل اور سیکولر بنادیا گیا ہے۔ پاکستان کے دینی مدارس ٹارگٹ ہیں۔ ہندوؤں کے مندر کے نام سے انہیں چار کنال زمین اسلام آباد میں دے دی گئی ہے اور اس کے لئے سرکاری خزانہ سے دس

کروڑ روپے مختص کردیئے گئے۔ اسلام آباد میں ایک قدیمی مسجد کو گرادیا گیا ہے۔ دینی مدارس میں تیس لاکھ طلبا زیر تعلیم ہیں جوان کے نشانہ پر ہیں۔ امریکی دباؤ کے تحت آغا خان، بیکن ہاؤس، واٹرایڈ کمپنی برطانیہ کو نصاب سپرد کردیا گیا ہے۔ ان حالات میں علماء کرام، دینی اقدار کے محافظین کو سرجوڑ کر بیٹھنا چاہئے اور ملک وملت کی اساس کا تحفظ کرنا چاہئے۔ مولانا جاوید قصوری نے تجاویز کا تقاضا کیا۔ ساہیوال کے ڈاکٹر سراج احمد نے کہا کہ نصاب سے آئندہ نسلیں تیار ہوتی ہیں۔ اگر اس سے ملک کی بنیادی اساس کو نکال دیا جائے تو نئی نسل اپنے نظریہ سے نابلد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ این جی اوز نے نصاب کے سلسلہ میں جو سفارشات کی ہیں، ان میں نصابِ تعلیم کی زبان انگریزی ہوگی۔ پاکستان سی ایس ایس کا رزلٹ بدترین ہے۔ بچوں کا تعلیمی لیول نیچے آ گیا ہے۔ ان حالات میں مرکزی اور صوبائی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی جائیں جو حکمرانوں کو اسلامیان پاکستان کے جذبات واحساسات سے آگاہ کریں۔ تحریک اتحاد امت نیازی کے بابا شفیق بٹ نے کہا کہ ریاست مدینہ کے نام سے محمد شاہ رنگیلوں سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام ممالک میں ذریعہ تعلیم ملکی اور قومی زبانیں ہیں، لیکن محمد شاہ رنگیلے یہودی ایجنڈا مسلط کرنے کے درپے ہیں۔ بریلوی مکتب فکر کے مولانا نصیر احمد نورانی، قاری شبیر احمد قادری نے کہا کہ اغیار کی سازشوں کے خلاف میدان میں نکلنا ہوگا، بند کمرہ کے اجلاسوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ اس سلسلہ میں ایک مظاہرہ بھی کیا جائے۔ سوشل میڈیا پر بھرپور آواز اٹھائی جائے۔ پیرزادہ برہان الدین عثمانی نے کہا کہ ناموس رسالت، ناموس صحابہ، ناموس اہلبیت کی حفاظت کا فریضہ اور پہرہ داری ہر وقت دیتے رہنا چاہئے۔ مولانا محمد اسلم صدیقی نے کہا کہ صوبائی سطح پر احتجاج کی کال دی جائے۔ نارووال سے تشریف لائے میر ارشد اویسی نے تجاویز کی تائید کی۔ پیر عاصم سہروردی نے کہا کہ حکمران یہود و نصاریٰ کے ایجنڈا کو عملی جامہ پہناتے ہوئے نسل نو کے دلوں سے محبت رسول کا جذبہ ختم کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ جس طرح ہمارے بزرگوں نے ناموس رسالت کی پہرہ داری کی ہے، ہم بھی کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان ناگفتہ بہ حالات میں ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا سندھ اسمبلی اور قومی اسمبلی کی قراردادیں ہیں۔ جن میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی، اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لفظ خاتم النبیین لکھنے اور پڑھنے کی قرارداد منظور کی گئی ہے، ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ نصاب کی کتابوں میں بھی خاتم النبیین کا لفظ ضرور لکھا جائے۔ اس سلسلہ میں کئی ایک عمائدین کی تجاویز بھی آئیں جو نوٹ نہیں کی جاسکیں۔

مشترکہ اعلامیہ اجلاس ملی یکجہتی کونسل

پنجاب (وسطی):۲۲/جولائی ۲۰۲۰ء ملی یکجہتی کونسل کا یہ اجلاس نصابِ تعلیم کے نام پر عالمی طاغوتی اور صیہونی سیکولر ایجنڈے کو مسلط کرنے کی حکومتی کوششوں کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت پر واضح کرتا ہے کہ ماضی کی طرح یہ کوشش بھی ناکام ہوگی۔ اجلاس اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ طلبا اساتذہ، والدین، علماء کرام، دینی مدارس، منبرو محراب اور عوام کی طاقت کے ساتھ ان شاء اللہ! پاکستان کو سیکولر ایجنڈے اور سیکولر طبقہ سے مکمل طور پر محفوظ رکھا جائے گا۔

۱:...... یہ اجلاس مجوزہ نصاب کو مسترد کرتے ہوئے اس کو واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ نصاب سازی، درسی کتب کی تدریس اور نظام امتحان کو جدید تقاضوں کے ہم آہنگ کرنے کے لئے قرارداد مقاصد، آئین کی تمام شقوں کو سامنے رکھتے ہوئے وسیع البنیاد نیشنل کریکولم کونسل بنائی جائے۔ جس میں محبت وطن، محبت اسلام اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ایجوکیشنل پروفیشنلز علماء کرام، تنظیمات مدارس دینیہ اور دانشور حضرات شامل ہوں۔ اس طرح نیشنل کریکولم پالیسی ورک کو ایکٹ کی شکل میں پارلیمنٹ سے منظور کرایا جائے۔

۲:...... نیا نصاب اسلامی اقدار اور اسلامی اصولوں پر مبنی ہونا چاہئے اور اس کے مقاصد و اہداف میں واضح ہو کہ اس کے ذریعہ طلبا کو اچھا باعمل مسلمان بنایا جائے گا۔

۳:...... ہر قسم کے بیرونی امتحانات پر پابندی لگائی جائے، ہر سطح پر واحد قومی امتحان اور یکساں سرٹیفکیشن کا نظام لایا جائے۔

۴:...... اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے، انگریزی میڈیم پر مکمل پابندی عائد کی جائے تاہم اجلاس انگریزی کو بحیثیت زبان سیکھنے کی حمایت کرتا ہے۔ اسی طرح مطالبہ کرتا ہے کہ ابتدائی تعلیم اردو کے ساتھ مادری زبانوں میں دینے پر بھی توجہ دی جائے۔

۵:...... دینی مدارس کے شہادۃ العالمیہ پاس نوجوانوں کو ایم ایس، ایم فل، پی ایچ ڈی عام

یونیورسٹیوں سے کرنے کی اجازت ہو نیز سول سروس کے تمام درجوں کے مقابلے کے امتحان میں شامل ہونے کی بھی اجازت ہو، اس مقصد کے لئے قرآن، حدیث، فقہ وغیرہ کے متعلق مضامین اعلیٰ سروسز کے امتحانی نصاب میں شامل کئے جائیں۔

۶:...... نصاب کو ایمانیات، عبادات، سیرت طیبہ، مشاہیر اسلام، اسلامی تہذیب اور عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق بنایا جائے۔

۷:...... وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں مسجد کی شہادت کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مسجد کو فوری طور پر مکمل تعمیر کروائے اور آئندہ اس قسم کے اقدامات سے باز رہے۔

۸:...... اسلام آباد میں مندر کو سرکاری وسائل سے جگہ دینا اور اس کی تعمیر کروانا غیر اسلامی ہے۔ تمام ائمہ کا اس پر اتفاق ہے، اس معاملے کو اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کر کے ان کی رائے کے مطابق عمل کیا جائے۔

جامع مسجد محمدیہ میں جلسہ: ۲۳؍جولائی عصر کی نماز کے بعد رائل سٹی کی جامع مسجد محمدیہ میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا، جس کی صدارت نبیرہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا مفتی حبیب اللہ نے کی۔ تلاوت ونعت مولانا محمد بلال نے پڑھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ جامع مسجد الرحمن ماچس فیکٹری شاہدرہ مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد الرحمن میں راقم الحروف کا ختم نبوت کے عنوان میں تفصیلی درس ہوا۔ درس کا انتظام قاری محمد شکیل نے کیا۔

جامع مسجد فیصل جیا موسیٰ: عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد فیصل جیا موسیٰ لاہور میں درس منعقد ہوا، جس میں مولانا عبدالنعیم اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ انتظام مولانا جنید بخاری نے کیا۔ درس سے قبل قدیم جماعتی رہنما الحاج محمد ابوبکر خطیب جامع مسجد محمدیہ جیا موسیٰ کی عیادت کے لئے حاضری ہوئی۔ ان کے فرزندارجمند سے ان کی خیر خیریت معلوم کی اور ان کی صحت وعافیت کی دعا کی۔ الحمدللہ پورا دن مصروف گزرا۔ قبل ازیں معروف طبیب وحکیم جناب حکیم طارق محمود چغتائی سے ان کے مطب میں ملاقات ہوئی اور کافی دیر مختلف امور پر ان سے گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ موصوف ماہر عملیات وطب نبوی ہیں۔ کئی ایک کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ ماہنامہ عبقری کے نام سے لاہور سے ایک ماہوار پرچہ بھی نکالتے ہیں، جس کی اشاعت بقول ان کے ہزاروں سے متجاوز ہے۔

حاجی محمد شفیع مغل کی عیادت: حاجی محمد شفیع مغل قدیم بزرگ جماعتی ساتھی ہیں، مدینہ آئس فیکٹری کے نام سے قصور میں لوگوں کے دل و دماغ کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے فیکٹری قائم کی ہوئی ہے۔ ان کے فرزندارجمند حاجی شبیر احمد مغل بھی متحرک جماعتی ذمہ دار ساتھی ہیں۔ حاجی محمد شفیع مغل کی عیادت کے لئے میاں محمد معصوم انصاری ناظم اعلیٰ مجلس قصور کی معیت میں حاضری ہوئی۔ حاجی صاحب بزرگوں کے دلچسپ حالات مزے لے کر سناتے رہے۔ راقم اور دیگر رفقاء نے بھرپور استفادہ کیا۔

بصیر پور اوکاڑہ میں خاتم النبیین کونشن: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر سے تمام مبلغین کو سرکلر جاری کیا گیا کہ سندھ اسمبلی اور قومی اسمبلی کی منظور کردہ قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مطالبات کو تحریک کی شکل دینے کے لئے ملک بھر میں ”خاتم النبیین کونشن“ منعقد کئے جائیں۔ لاہور کے مختلف علاقوں میں کونشن منعقد ہوئے۔ ضلع اوکاڑہ و قصور کے مبلغ مولانا عبدالرزاق سلمہ نے کوشش کر کے اوکاڑہ کے علاقہ بصیر پور کے مدرسہ جامعہ حنفیہ مدنی مسجد میں ۲۳؍جولائی کو ظہر کے بعد ”خاتم النبیین کونشن“ منعقد کیا، جس کی صدارت مولانا زبیر احمد مہتمم نے کی۔ ہمارے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ایک مسترشد اور مجاز خلیفہ غلام رسول ڈیرہ اسماعیل خان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے خلیفہ مولانا سیّد حبیب اللہ شاہ مدظلہ نے ذکر کے فضائل پر خوبصورت بیان کیا اور مجلس ذکر بھی منعقد کی۔ مدرسہ کے بانی قاری محمد اسماعیل کے فرزندان گرامی مولانا محمد عمیر، محمد زبیر، محمد عزیر میرے پیر بھائی ہیں۔ ان کا بیعت کا تعلق شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم سے ہے۔ حضرت شاہ صاحب اور مجلس دونوں کے خدام ہیں۔ مولانا عبدالرزاق سلمہ کی تحریک پر منعقدہ خاتم النبیین کونشن سے راقم نے تفصیلی بیان کیا۔ جس میں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکوں میں علماء کرام، مشائخ عظام کی قربانیوں کا تذکرہ کیا اور سامعین جن میں اکثریت علماء کرام کی تھی ان سے عہد لیا کہ ان شاء اللہ! عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ کونشن کا اختتام مولانا سیّد سمیع اللہ شاہ مدظلہ کے مجلس ذکر اور دعا سے ہوا۔

جامعہ محمدیہ ساہیوال: جامعہ کے بانی عالمی

مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری عبدالجبار مدظلہ ہیں جو بنین و بنات کے ادارے چلارہے ہیں۔ اصلاحی تعلق حضرت اقدس سیّد نفیس الحسینی رحمہ اللہ سے رہا ہے۔ ان کے فرزندانِ گرامی قاری محمد عمران، قاری محمد عرفان مدرسہ کے انتظامی وتدریسی معاملات میں والدگرامی کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ ۲۳؍جولائی رات کا قیام وآرام جامعہ محمدیہ ساہیوال میں رہا۔

چیچہ وطنی میں خطبہ جمعہ: چیچہ وطنی جماعت کا قدیمی مرکز رہا ہے۔ جماعت کے بزرگ مبلغ مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ، مولانا حافظ عبدالواحدؒ مرکزی جامع مسجد بلاک ۱۲ کے خطیب رہے ہیں۔ سابق مولانا محمد ارشاد امیر مجلس چیچہ وطنی ایک عرصہ اس ادارہ کی آبیاری فرماتے رہے ہیں۔ آج کل مولانا محمد ارشادؒ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا ریاض احمد خطیب ہیں۔ پروفیسر (ر) جناب جاوید منیر احمد جنرل سیکریٹری ہیں۔ سال میں دو مرتبہ مرکزی مسجد میں بیان کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک میں دوسری مرتبہ ذوالحجہ میں امسال ۲؍ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۴؍جولائی ۲۰۲۰ء کو بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ لاک ڈاؤن کے بعد پہلی مرتبہ دس روزہ تبلیغی دورہ ہوا۔ اللہ پاک شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔

دعائے صحت

مرکزی جامع مسجد چیچہ وطنی کے منتظم جناب پروفیسر جاوید منیر احمد صاحب فراش ہیں۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ پاک موصوف کو صحت وعافیت سے سرفراز فرمائیں اور تاحیات ان سے مسجد شریف کی خدمت کا کام لیتے رہیں۔ آمین

مولانا سیّد عبدالعزیز شاہ ہزارویؒ کی رحلت

حضرت مولانا سیّد عبدالعزیز شاہ ہزارہ کے نامور خطیب تھے۔ اللہ پاک نے حُسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن صوت سے بھی نوازا تھا۔ طرز کے ساتھ تقریر کرتے تو مجمع عش عش کر اٹھتا، نیز اپنی تقریر کو خوبصورت اشعار و نعتوں سے مسجع فرماتے۔ آپ کے والد محترم مولانا سیّد غلام نبی شاہ مدظلہ جمعیت علماء اسلام خیبر پختونخواہ کے نامور راہنماؤں میں سے ہیں، کئی ایک الیکشنوں میں بھی جمعیت کے پلیٹ فارم سے اکھاڑے میں اترے ہیں۔ موصوف جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل تھے۔ ۱۹۸۸ء میں دورۂ حدیث شریف کیا۔ حضرت مولانا محمد مالک کاندھلویؒ، حضرت مولانا صوفی محمد سرورؒ، حضرت شیخ مولانا محمد موسیٰ البازیؒ، حضرت مولانا مفتی عبیداللہ اشرفیؒ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی جیسی جبال شخصیات سے بھرپور استفادہ کا موقع ملا۔ گھر کا ماحول پہلے سے دینی تھا، جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا۔ آپ کے والد محترم مولانا سیّد غلام نبی شاہ ہزارہ کے معروف عالم دین ہیں، جنہیں مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ جیسی عظیم المرتبت شخصیات کی رفاقت نصیب ہوئی ہے اور ان کا علاقہ وہ علاقہ ہے جہاں سے مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبدالحکیم ہزارویؒ، ایم این اے منتخب ہوتے رہے ہیں اور مولانا مفتی کفایت اللہ مدظلہ ایم پی اے منتخب ہوئے۔ کرونا وائرس سے متاثر ہوئے۔ دس دن سے زائد صاحبِ فراش رہے لیکن اس دوران چاک و چوبند رہے، ہمت نہیں ہاری، بیماری کے دوران ان کا ایک کلپ سننے کا اتفاق ہوا۔ بیماری کو اللہ پاک کی طرف سے ابتلا و آزمائش سمجھ کر اللہ پاک کی قضا ورضا پر راضی رہے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ دونوں بیٹے عالم دین اور شادی شدہ ہیں۔ دو بیٹیوں کے نکاح سے سبکدوش ہوکر گئے، یوں سمجھ لیجئے کہ وہ ہزارہ کے خطیب العصر مولانا سیّد عبدالمجید ندیمؒ تھے۔ ختم نبوت سمیت تمام دینی تحریکوں میں پیش پیش رہے۔ ہمارے ساتھی عبدالرؤف روفیؒ کے سرپرستوں میں سے تھے۔ ان کی رحلت صرف اہل ہزارہ کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہی نہیں بلکہ جمعیت علماء اسلام سمیت تمام دینی تحریکوں کے لئے عظیم صدمہ ہے۔ آپ جمعیت کے ضلعی زعماء میں سے تھے۔ کرونا کے مریض اور مرض سے مرنے والوں کے لئے ہمارے ملک میں جو سلوک ہورہا ہے وہ انتہائی پریشان کن ہے، میت کو غسل، کفن اور جنازہ تک کی سعادت سے محروم کردیا جاتا ہے، اللہ پاک شاہین جمعیت مولانا مفتی کفایت اللہ مدظلہ کو جزائے خیر عطا فرمائیں جنہوں نے حکومتی پابندیوں کو پائے استحقار سے ٹھکراتے ہوئے غسل بھی دلوایا، کفن بھی پہنایا اور تمام تر پابندیوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے جنازہ کی سعادت سے محروم نہیں ہونے دیا۔ آپ کی نماز جنازہ ایبٹ آباد کمپلیکس مانسہرہ میں ہوئی، جس میں سینکڑوں علماء، طلبا، حفاظ، قرأ اور مسلمانوں نے شرکت کی اور اپنے محبوب لیڈر کو آب وتاب کے ساتھ سفر آخرت پر روانہ کیا۔ مرحوم کے والد محترم حضرت مولانا غلام نبی شاہ دامت برکاتہم تقریباً سو سال کے پیٹے میں ہوں گے اور صاحب فراش ہیں۔ اللہ پاک ان کے صاحبزادے کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔ ☆☆

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی اعتراضات کے جواب

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱:... ’’فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔‘‘ (المائدہ:۱۱۷)

قادیانی اعتراض: یہ آیت اس باب میں صریح دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں۔ اگر انہیں وفات شدہ تسلیم نہ کریں تو اعتراض آئے گا کہ اب جو عیسائی بگڑے ہوئے ہیں۔ اس کے وہ خود ذمہ دار ہیں، کیونکہ وہ خود فرماتے ہیں کہ جب تک میں ان میں زندہ رہا ذمہ دار تھا، جب تو نے مجھے وفات دی تو میں ذمہ دار نہ رہا۔

اس جواب سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے۔ ورنہ ماننا پڑے گا کہ وہ موجودہ بگڑے ہوئے تمام عیسائیوں کے ذمہ دار ہیں، کیونکہ وہ صاف صاف فرمارہے ہیں کہ توفی سے پہلی زندگی کا میں ذمہ دار ہوں اور توفی کے بعد کا ذمہ دار نہیں۔ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق قیامت کے قریب جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو عیسائیوں کو بگڑا ہوا دیں گے تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی لاعلمی کا کیسے اظہار کریں گے؟ نعوذ باللہ کیا وہ جھوٹ بولیں گے۔

جواب نمبر۱: اس آیت میں تو حیات و وفات کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ قیامت کے دن آپ سے سوال ہوگا کہ: ’’أنت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ‘‘... کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنالو، تو اس کے جواب میں فرمائیں گے: توبہ، توبہ ’’ماقلت لهم الا ما امرتنی به‘‘... میں اس چیز کا کیسے حکم دے سکتا ہوں، جس کا تو نے فرمایا ہی نہیں۔ سوال ہوگا آپ نے کہا تھا کہ ہمیں خدا بنالو جواب میں فرمائیں گے کہ میں نے نہیں کہا۔

۲:... ’’توفیتنی‘‘ کا معنی وفات اور موت نہیں بلکہ ’’رفعتنی وقبضتنی‘‘ کے ہیں۔ تمام مفسرین نے آیت مذکورہ کے یہی معنی کئے ہیں۔ کسی ایک مجدد اور مفسر نے اس کا معنی وفات اور موت نہیں کیا اگر کسی مفسر نے تمہارے والے معنی کئے ہیں تو دکھلایئے۔

۳:... اس آیت میں تقابل موت و حیات کا نہیں بلکہ موجودگی اور غیر موجودگی کا ہے، جس پر ’’مادمت فیهم‘‘ کے الفاظ صریح دلیل ہیں۔ ’’مادمت فیهم‘‘، ’’مادمت حیاً‘‘ نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اپنے زمانہ موجودگی کے ذمہ دار ہیں، غیر موجودگی کے نہیں۔ یہ الفاظ بتلارہے ہیں کہ ان کی زندگی کے کچھ دن ایسے بھی ہونے چاہئیں کہ وہ زندہ تو ہوں لیکن موجود نہ ہوں۔

۴:... یہ بھی غلط ہے کہ بگاڑ اور عدم بگاڑ میں حد فاصل موت ہے جیسا کہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے، بلکہ موجودگی اور غیر موجودگی ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کی تحریرات اس پر گواہ ہیں کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں یعنی ہجرت الی الکشمیر کے زمانہ میں جبکہ وہ ان کے اندر موجود نہ تھے۔ بگڑ گئے تھے لہٰذا معلوم ہوا کہ بگاڑ اور عدم بگاڑ میں حد فاصل موجودگی اور عدم موجودگی ہے، نہ کہ موت و حیات۔ مرزا قادیانی خود تسلیم کرتا ہے، جنگ مقدس ص:۴۸، جس میں مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یہود کا مکالمہ نقل کرتے ہیں، جس میں وہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے خدا ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔

(چشمہ معرفت، ص:۲۵۴)

لکھتا ہے: انجیل پر ابھی تیس برس بھی نہیں گزرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا بنائے گئے اور تمام نیک اعمال کو چھوڑ کر ذریعہ معافی گناہ یہ ٹھہرادیا گیا کہ ان کے مصلوب ہونے اور خدا کے بیٹے ہونے پر ایمان لایا جائے، اب اس عبارت سے صاف طور پر معلوم ہورہا ہے کہ بگاڑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہی ہوگیا تھا، کیونکہ واقعہ صلیب تیس برس کی عمر میں ہوا ہے۔ لیکن ہر ایک کو معلوم ہے کہ واقعہ صلیب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس وقت پیش آیا تھا جبکہ آپ کی عمر ۳۳ برس اور چھ ماہ تھی۔ واقعہ صلیب کے بعد انجیل کا نازل ہونا کہیں بھی ثابت نہیں تو ان دونوں حوالوں کے ملانے سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تریسٹھ سال عمر میں ہی عیسائی بگڑ گئے تھے۔ بقول مرزا قادیانی آپ کی عمر ۱۲۰ سال ہوئی، جس سے معلوم ہوا کہ تقریباً ستاون سال کا طویل عرصہ آپ کی زندگی ہی میں عیسائی بگڑتے رہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بگاڑ میں حد فاصل موت نہ رہی، بلکہ آپ کی زندگی ہی میں عدم موجودگی کے زمانہ میں عیسائی بگڑ گئے۔ ☆☆☆

تحریک ختم نبوت پر ایک تاریخی دستاویز

نابغہ وعبقری شخصیت کے مالک حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک جری، دلیر اور تہور پیشہ سپہ سالار کی حیثیت حاصل ہے۔ تقریر و تحریر ہو یا مباحثہ و مناظرہ، دونوں میں انہیں لاثانی خداداد ملکہ حاصل ہے۔ مطالعہ و تحقیق اور تصنیف و تالیف ان کے محبوب و مرغوب مشاغل ہیں۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی نئی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' نہایت مبسوط، مدلل، مربوط، جامع اور تحقیقی کتاب ہے۔ **۱۹۳۴ء کی ختم نبوت کانفرنس قادیان سے دسمبر ۲۰۱۹ء تک** تحریک ختم نبوت جن مراحل سے گزرتی رہی، اس کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ کو جمع کر دیا گیا ہے۔ دس ضخیم جلدوں کے ساڑھے چھ ہزار صفحات پر مشتمل قریباً ایک صدی کی عشق و محبت کی داستان لازوال جو ایمان پرور، جہاد آفرین بھی ہے اور حقائق افروز بھی۔ اس کی ترتیب و تہذیب اور تالیف تدوین بڑی عرق ریزی، دقت نظر اور حسن عقیدت سے کی گئی ہے۔ انداز نگارش ایسا سحر انگیز ہے کہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے جیسے مولانا خود ان تمام حالات و واقعات کے عینی شاہد ہیں۔

یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں ایمان پرور واقعات، اکابرین کے ولولہ انگیز خطابات، پس پردہ حقائق، ہوشربا انکشافات، حکمرانوں کی قادیانیت نوازی اور مختلف اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا بھرپور تذکرہ ہے، جس کے مطالعہ سے دلوں میں عقیدت و محبت کی ایک برقی رو دوڑ جاتی ہے۔ دینی غیرت و حمیت کی ایسی پُرسوز و گداز کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ خون جوش مارتا اور آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں۔ ایسی کیفیات اور احساسات کو جاننے اور سمجھنے کے لئے اس تاریخی کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے انمول سوغات اور سدابہار گلدستہ ثابت ہوگی۔ مزید برآں اس اہم موضوع پر ریسرچ کرنے والے اسکالرز اور طالب علموں کے لئے بھی چراغ راہ کا کام کرے گی۔

مکمل سیٹ کی رعایتی قیمت صرف 2500 روپے

facebook amtkn313
WWW.AMTKN.COM
ameer@khatm-e-nubuwwat.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

فرما گئے یہ ہادیؐ — تاجدارِ ختمِ نبوّت زندہ باد — لانبی بعدی

عظیمُ الشّان فقیدُ المثال

39 ویں 2 روزہ سالانہ

ختمِ نبوّت کانفرنس

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

22 23

اکتوبر 2020 بروز جمعرات جمعۃ المبارک

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
استاذ المحدثین، مخدوم العلماء، عظیم مذہبی اسکالر

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
حافظ حضرۃ مولانا محمد ناصر الدّین خان خاکوانی صاحب
ولیِ کامل

صاحبزادہ پیرِ طریقت مخدوم العلماء
حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ
ولی ابن ولی

عنوانات

- ظہورِ امام مہدی
- توحیدِ باری تعالیٰ
- عقیدہ ختمِ نبوت
- سیرتِ خاتم الانبیاء ﷺ
- حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
- عظمتِ صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
- اتحادِ امتِ محمدیہ
- پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ

جیسے اہم موضوعات پر علمائے کرام، مشائخ عظام، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت
چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-7972785

خطاطی و ڈیزائننگ محمد شکور عالم اعوان — ادارۃ الخطوط گوجرانوالہ 0300-6411525 0302-6619540